

هفت روزہ

8/28

# خدا مِلّٰتِیْن

بیاض  
شیخ شفیق حسین صاحب لاہور  
شیخ الاسلام دروازہ لاہور

۱۹۴۲ء

یہ از مطبعہ اشاعت الخیر خدام الدین لاہور

# احادیث رسول ﷺ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَ كُنْفَيْهِ خَاتَمُ النَّبِيِّ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ -

(رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی کیونکہ آپ خاتم النبیین تھے۔ (اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے) تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی اس معنی تصویریت کو رشتی شکل میں بھی ظاہر کر دیا گیا تھا۔ کتب سابقہ میں بھی جہ نبوت آپؐ کی ایک علامت بتائی گئی تھی۔ اسی لئے بعض طالبین حق نے جملہ اور علامات کے آپؐ کی مہر نبوت کو بھی تلاش کیا ہے۔ اس حدیث سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خاتم النبیین آپؐ کا شاعرانہ لقب نہ تھا بلکہ مہر نبوت اور آخری نبی ہونے کی وجہ سے آپؐ کو خاتم النبیین کہا جاتا تھا۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَ سَارِبَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَيْنَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ -

(رواہ البیہقی وعلماک وروح الدین المیزان ص ۵۷۳) ترجمہ: عرواض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عبد اللہ ہوں (اللہ کا بندہ)۔ اور میں خاتم النبیین ہوں (آخری نبی)۔ اس حدیث کو بیہقی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

تشریح: حضرت لانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف معنی ترکیبی کے لحاظ سے "عبد اللہ" نہیں ہیں بلکہ انبیاء علیہم السلام میں "عبد اللہ" آپؐ کا لقب بھی تھا۔ قرآن کریم میں "عبد اللہ" بطور لقب صرف آپؐ کی ذات پر اطلاق ہوتا ہے "فَاِنَّ قَاهُ عَبْدُ اللَّهِ" کا دواں یكونون علیہ لیل" جب "عبد اللہ" (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قریب تھا کہ وہ تہ بہ تہ ہو کر آپؐ پر ٹوٹ پڑتے۔ حدیث میں ہے کہ آپؐ کو اختیار دیا گیا تھا اگرچہ آپؐ کے ساتھ ملکیت پسند کر لیں۔ جیسا کہ سلیمان علیہ السلام تھے

یا چاہیں تو عہدیت اختیار کر لیں۔ آپؐ نے عہدیت کو ہی پسند فرمایا۔ اس کے بعد آپؐ کی نشت و برخاست، طعام و شراب سب میں عہدیت کا پہلو غالب تھا دعاء تشہد میں بھی عہدہ و رسولہ تعلیم کیا گیا ہے یعنی عہدیت کو مقدم رکھا گیا ہے حتیٰ کہ ایک شخص نے اس ترتیب کو بدل کر جب رسولہ و عہدہ کہا تو آپؐ نے اس کی اصلاح فرمائی اور کہا کہ وہی عہدہ و رسولہ کہو۔

خج اکثر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ پر یہ مقام عہدیت رسولی کے نام کے برابر منکشف ہوا تھا تو میں اس کی بھی تائید نہ لا سکا اور قریب تھا کہ جل جانا۔ اسی طرح آپؐ کا دوسرا لقب خاتم النبیین ہے پہلا لقب آپؐ کی ذاتی صفت اور دوسرا بیجاظ انبیاء علیہم السلام ہے۔ آپؐ سے پہلے کسی رسول نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ دوسرے رسولوں کی آمد کی بشارت دی ہے۔ اگر یہ لقب صرف شاعرانہ مبالغہ ہوتا تو آپؐ سے پہلے انبیاء پر بھی اس کا اطلاق درست ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوئے کرنا بتلاتا ہے کہ پہلے صحف میں کسی خاتم النبیین کی بشارت موجود تھی۔ آپؐ بتلا رہے ہیں کہ اس کا مصداق میں ہوں۔

عَنْ عَلِيٍّ ذِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ -

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ والبیہقی فی الملحہ وابن عساکر والعلیم الترمذی (الکنز ص ۱۳۷ ج ۴) وخریج ابن حبان فی تاریخہ فی السنۃ العاشرة ص ۱۱۱ خطوط)

ترجمہ: ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! اول انبیاء آدمؑ اور سب کے آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی تصحیح میں اور ابویہ نے الملحہ میں اور ابن عساکر اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔ نیز ابن حبان نے اپنی تاریخ میں سنہ کے احوال میں اس کو روایت کیا ہے۔

تشریح: انبیاء علیہم السلام کے اوّل آخر کی اس تحدید سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی شخص جس کو نبی کہہ کر پکارا جائے نہیں ہوگا۔ پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور آخری آپؐ اور بس۔ نیز اس حدیث میں حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت کی تصریح بھی موجود ہے۔ اسی طرح مشکوٰۃ میں ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حضرت آدمؑ نبی تھے تو آپؐ نے فرمایا نعم نبی مکلف ہاں خدا کے نبی تھے۔ خدا تعالیٰ ان سے بایں کرتا تھا۔

## بخبر انشرف الانبیاء

صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے رو توبہ دھانے والے  
ابن آدم کو حق آگاہ بنانے والے

آسمان پر شرف پا سے ترے، کا ہوا  
خاک کو محرم انوار بنانے والے

ہیں مژدہ تری دلیر بہ جبریل امیں  
بے اجازت یہاں آتے نہیں آنے والے

تیری مانند ملا قرب مشیت کس کو  
عرش پر جانے کے طور پر جانے والے

ہے عبادت ترے فیضان ہی برہم حیات  
مفقہ حق پر ہیں ہر ایک جاننے والے

لفظ آراہے تری شان میں قرآن حکیم  
دہر کو مصحف امیں ان پڑھانے والے

باسط زار یہ بھی ایک تطفہ کی نگاہ  
اے گداؤں کو شہنشاہ بنانے والے

قدرت اللہ باسط، لاہور

# خدا مالدین لاهور

نور نمبر ۶۷۵۲۵

جلد	۱۰	شمارہ	۳۸
مبانی	۱۰	نمبر	۱۹۶۷

پاکستان دھندل و متنازعہ عینے	
سالانہ	۱۱ روپے
ششماہی	۶ روپے
سہ ماہی	۳ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

• سعودی عرب و بحریہ و ایران	
• افغانستان	
• ہانگ کانگ	
• کھیلے	

مسالمانہ چاند	
عام خاک سے	
۱۸۶۸ روپے	
برائی خاک سے	
۵۶۰۰ روپے	

• امریکہ	
عام خاک سے	
۲۳ روپے	
برائی خاک سے	
۸۲۸ روپے	

• قریب	
اشتہار کی دادرسی مشتری	
پرچہ	

## جہاد اور مسئلہ کشمیر

اور انہیں رتی دیتے ہیں جو انہیں زندگی میں سے ہے اور ان کو ایسا شعور و ادراک عطا فرماتے ہیں جس کا شعور و ادراک ہم مسلمان عالم ناسوت نہیں کر سکتے۔

بہر حال خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام نے جس قتال کو جائز کیا ہے اس کی ذہنی دوسری عام رائے سے قطعی مختلف ہے، مادہ فخریہ بقاء اور مخلوق خدا کی یہودی اس کا منشاء و مقصد ہے اور اسی نے دینی عبادت میں جہاد کا مرتبہ دوسری تمام عبادت سے اعلیٰ دار ہے۔

پھر نتائج کے اعتبار سے بھی اگر اس کا تجزیہ کیا جائے تو ہماری بزرگ سالہ تاریخ نامی اس واضح حقیقت کی توثیق دار نظر آئے گی کہ جب تک مسلمان جہاد کے شوگر رہے، اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں نثارنے میں غرر محسوس کرتے رہے، دینی زندگی پر آخری زندگی کو ترجیح دیتے رہے۔ اور موت کو کھیل سمجھتے رہے ان کی دینی حکمت بھی برقرار رہی اور وہ دنیا میں بھی کامیاب و کامران اور سربلند و سرور رہے۔

عمری طور پر یہ صداقت بھی کسی سے مخفی نہیں کہ جس قوم کو دنیا نہیں آتا وہ دنیا سے حرف طلاق طرہ شادی جاتی ہے یا پھر سبک دیتی ہے۔ قوموں کی کھیتیاں شہیدوں کے خون سے سرسبز و شاداب ہوتی ہیں اور انہیں کی جاننازیلیں کے صلے میں بار آور بھی جہاں کرتی ہیں۔ افراد کی زندگی جماعت کی زندگی اور جماعتوں کی جان فردی اور شہادت۔ تقدس کے عروج و افواج کی ضامن ہوتی ہے۔

## کشمیر

اگر مسلمان مذکورہ اصول کو سامنے رکھ کر اسلام کے متفقہ کردہ راستے پر گامزن ہوتے تو پندرہ سال تک

جنگ و جدال کا سلسلہ دنیا میں ابتداء سے آفریقہ سے قائم ہے اور کشت و خون کا ہنگامہ انسانوں میں کبھی اور کسی دور میں ختم نہیں ہوا۔ فلانکہ نے تو انسانوں کے کبھی خاص سے اندازہ کر کے تخلیق آدم سے بھی پہلے اس خورشید کا اظہار کیا تھا کہ انسان فساد ہی ہوگا اور خونریزی کا بازار گرم کرے گا، اسی نے انہوں نے بارگاہ خداوندی میں درخواست گزاری تھی۔ **يَتَخَلَّفُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَبْضِ قَبْضِنا وَنَسْفِنا اِلَہِماء** رکھا اسی جتنی کو آپ غلبہ بنانا چاہتے ہیں جہنم میں فساد پھیلانے کی اور خونریزی کرنے کی) گو عام انسانوں کی رائے اور اسلام کے جہاد میں بہت بٹرافرق ہے۔ وہ دنیا سے اور دین سے۔ لے اپنے ذاتی اختیار اور مشافق سے لے لڑی جاتی ہیں اور جہاد، اللہ کے نام کو سر بلند کرنے اور حق و صداقت کی آواز کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ دوسرے لوگ خونریزی و قتال خواہش نفس کی قیبل اور جس دہوکے تقاضوں کے چپ نظر کرتے ہیں اور عمومی خواہشات نفسانی کی توفیق دے کر جس دہوکے نزہتوں سے آزاد ہو کر اور دین سے منہ موڑ کر اللہ کی راہ میں سرکھ کی بانی لگاتار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے عام مسائل اور جہاد میں کام آئے والے جہانوں کی امرات میں خلل نہ لائیں لے انہیں شخصی برکھا ہے، انہیں زندہ جاوید قرار دیا ہے اور انہیں مردہ کہنے سے باز رہنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ ان پر موت کا دودھ نہیں ہویا ان کا قتل دین سے منقطع نہیں بننا اور وہ دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھاسے نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے جہاد کو قبول میں مٹھو رکھے

کشمیر کا مسئلہ ملحق رہنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ لیکن ہم نے تاقرون خداوندی اور جہاد کی تعلیمات سے روگردانی کر کے دینی اہباب دینی طاقتوں پر جھروسہ کیا، نتیجہ سامنے ہے، خدا ناراض ہو گیا اس کی رحمتوں نے من پھر لیا۔ دینی سہارے کام نہ آئے اور صورت حال کچھ ایسی ہو گئی ہے

نہ خدا ہی ملا نہ دھالی منعم اب امریکہ ہندوستان کی پوری امداد کر رہا ہے، ہمارے ارباب اقتدار کی ایسوں کا قصور و غم نہیں ہوتا صحت دکھائی دیتا ہے۔ اور یہ کہے بغیر نہیں ہوتی کہ جن پر نگاہ خدا ہی ہے ہونے لگے

## فقط مشورہ

اس وقت جبکہ جہاد اور جہاد میں سختی ہوتی ہے جہاد کسی نہ کسی رنگ میں دوستی کا ہتھ بڑھا رہا ہے۔ ہمارے کچھ دوست حکومت کو مشورہ ہے کہ یہ جس طرح کی کھات سے کوئی بات نہ کر لی جائے لیکن کارپردازان حکمت کو خبردار رہنا چاہئے کہ اس کی تہ میں سازش کام کر رہی ہے۔ جس موقع سے قائدہ اٹھانا چاہیے، اپنی بات پر ڈٹ جانا چاہئے اور ہر شے مشورہ کو ٹھکرا دینا چاہئے جو ملی مفاد کے خلاف ہو۔ ہم قطعی طور پر اس رائے کے حق میں نہیں کہ مقبوضہ کشمیر پر اقدام مقبوضہ کا قبضہ ہونے اور دیگر ادارے کے متعلق اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں کہ وہ اپنے ذاتی مفاد کو نظر انداز کر کے اسلام کا پاکستان کا ساتھ دے گا۔

بہن سنی، ایمان اور پاکستان کے متعلق معاملات کے کپس پر یہ خط و چھٹا نظر آتا ہے کہ انہیں یہ سب کچھ پاکستان کو ملنی اقدامات سے باز رہنے کا حیلہ نہ ہو۔ اس صورت حال میں ہمارے سامنے دو صورت ایک راستہ ہے کہ مناسب وقت پر جہاد کا اعلان کریں۔ اپنی (باقی مسئلہ)

جلسہ کرم: مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۹۲ء بروز جمعرات مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ

بانیہ شیخ تھیر مراد علیہ الرحمۃ اور مظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریریں ذکر کے بعد ارشاد فرمائی

## محبت خداوندی کا معیار

خالد سلیمان

مربوٹے

اگر آج دنیا میں کسی شخص کو اپنے مالک حقیقی کی محبت کا دعویٰ یا خیال ہو تو لازم ہے کہ اس کو اتباع رسالت کا کسوٹی پر پرکھ کر دیکھ لو، اس طرح کھرے کھرٹے میں امتیاز ہو جائے گا۔ جو شخص نبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی روشنی کو مشکل راہ بناتا ہے وہ تو خدا کی محبت کے دعویٰ میں سچا اور کھرا ہے اور اس کا پھل یہ ہے کہ گا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگے گا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتباع کی برکت سے پچھلے گناہ معاف اور آئندہ کے لئے طرح طرح کی غاہری و باطنی رحمتوں کا نزول ہوگا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجلس ذکر کا انتقام حضرت نے خاص اپنے متوسلین کے لئے کیا تھا۔ ہمارے بزرگان دین کے ہاں ہر روز مغرب کی غماز کے بعد مجلس ذکر منعقد ہوتی رہی ہے کیونکہ جو طلعہ ذکر اللہ کا اجتماع رنگ میں آتا ہے۔ وہ تنہائی میں نہیں آتا آج ہمارے کئی بھائی اس مجلس ذکر کو بدعت کہتے ہیں، حالانکہ انہیں بدعت کے مطلب کا بھی پتہ نہیں۔ بدعت اُسے کہتے ہیں جو چیز دین میں نہ ہو، لیکن اسے دین سمجھ کر کیا جائے اور اسے سب کے لئے ضروری قرار دیا جائے۔ ہم کسی کو مجلس ذکر کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ اور نہ ہی ہم کسی خاص ذکر کو فرض سمجھتے ہیں۔ ایسے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی یاد کو فرض قرار دیا ہے۔ اللہ کا ذکر فرض ہے۔ اس کا طریقہ جو بسا بھی ہو وقت یا دن مخصوص نہیں۔ ہمارے حضرت کی تو تسبیح بھی کہ کسی وقت بھی ذکر اللہ سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔

جماعت کے ساتھ مل کر ذکر کرنے سے روحانی زندگی میں انقلاب برپا ہوتا ہے اور جو مستاعد اجتماعی ذکر میں ہے وہ انفرادی حالت میں نہیں آتا۔ حضرت فرمایا کہتے تھے کہ جو لوگ جامعیت کے ساتھ سبقت میں وہ شیطان کے پچھے سے بچ جاتے ہیں اور اگر ہمتہ میں کوئی غلطی ہو جاتے تو وہ جماعت میں آکر غلطی کا احساس کر کے معافی مانگا ہے۔ آخرت کی نجات کا بہترین ذریعہ ذکر الہی (باقی صلی)

مروجہ میں نقل ہوتے، ملاحظہ ہوں:-  
"اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکم پر عمل کرو گے۔ اور میں باپ سے درخواست کروں گا۔ تو وہ تمہیں دوسرا مردگار بخشنے گا کہ ایک دن تمہارے ساتھ رہے" (یوسف: ۱۰۱-۱۰۲)

یہ مردگار کا لفظ اردو انجیلوں میں ہے۔ شادی پر دلیل اور شیعہ دونوں لفظ درج ہیں۔

برمال وہ سب کا مددگار، دلیل، شافی اور کسی دہندہ اس بیٹھوئی کرتے دلتے مسیح کے پانچ صدی بعد آیا اور ایک ایسی اور غیر صوفی شریعت لے کر آیا اور ایک سادہ رہنے ہی کے لئے آیا اور اس شریعت کو نمایاں کرنے کے لئے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم گھلایا، مگر حلیب کے پرستاروں اور مسیح کی عبادت کرنے والوں نے اسے برابر جھٹلایا۔

تَحِبُّونَهُمْ اللَّهُ (اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا) اللہ تعالیٰ کی محبت دینے کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اسے مغفرت سے سزاوارتہ ٹھہرے اس کی شان عفو کا تقاضا ہے کہ تبارک و تعالیٰ ذوق کی مغفرت کو دے۔ "رحیم" اس کی شان رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ خود تم سے محبت کرنے لگے گا تَحِبُّونَهُمْ ذُنُوبَكُمْ وہ تمہاری ساری تقصیروں کو غفر انداز کرے گا۔ اور تمہارے مراتب خرب میں برابر بھی کمی نہیں آئے دے گا۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ مِنْ بَيْنِ عَالَمَاتِ وَالسَّلَام کے واسطے عامۃ الناس کو خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر بطور مقصود اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر بطور ملکہ ہے یعنی اس حیثیت سے کہ پیغمبر اللہ ہی کا پیغام لے کر آتا ہے اور یہ لوگ کافر بھی تو ہیں۔ جو اطاعت رسول سے منہ موڑتے ہوتے ہیں خواہ محبت الہی کے کیسے ہی جلد مانگے مافی ان کی زبانوں پر کیوں نہ ہوں۔  
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

لِيُحِبَّ اللَّهُ الْمُحِبِّينَ (اللہ محبت کرنے والوں کو) اللہ تعالیٰ وصلاۃ علی عبادہ الذین اصطفیٰ  
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ  
ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔  
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اس پر بھی اگر وہ درگزر دین تو اللہ کا زور سے خدا محبت نہیں رکھتا۔ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، میرا کہ تمہارا دعویٰ ہے اور اپنے اس زعم کی بنا پر توقع رکھتے ہو کہ اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔ تو یہاں خطاب جناب رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے عامۃ الناس سے ہے۔ فرمایا کہ میں جامع کائنات انسانی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور میری زندگی ساری کائنات انسانی کے لئے ہر شعبہ میں معیار اور نمونہ کا کام دے گی۔ محبت الہی کے دعویٰ کی بنا پر کیا ہی اچھا معیار بنا دیا گیا۔ یعنی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو خداوندی شخص جمع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اسی قدر اس کی محبت الہی مسلم و مشرک ہوگی۔ اسی معیار پر آج ہر طے ہر مسلمان کی حیثیت و معیار محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت الہی کے وجود کو جانچنے پر بہتر کی قلمی کھل جائے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ: تَحِبُّونَهُمْ اللَّهُ (اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا) اللہ تعالیٰ کی محبت دینے کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اسے مغفرت سے سزاوارتہ ٹھہرے اس کی شان عفو کا تقاضا ہے کہ تبارک و تعالیٰ ذوق کی مغفرت کو دے۔ "رحیم" اس کی شان رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ خود تم سے محبت کرنے لگے گا تَحِبُّونَهُمْ ذُنُوبَكُمْ وہ تمہاری ساری تقصیروں کو غفر انداز کرے گا۔ اور تمہارے مراتب خرب میں برابر بھی کمی نہیں آئے دے گا۔  
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ مِنْ بَيْنِ عَالَمَاتِ وَالسَّلَام کے واسطے عامۃ الناس کو خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر بطور مقصود اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر بطور ملکہ ہے یعنی اس حیثیت سے کہ پیغمبر اللہ ہی کا پیغام لے کر آتا ہے اور یہ لوگ کافر بھی تو ہیں۔ جو اطاعت رسول سے منہ موڑتے ہوتے ہیں خواہ محبت الہی کے کیسے ہی جلد مانگے مافی ان کی زبانوں پر کیوں نہ ہوں۔  
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ



خطبہ جمعہ ۱۰ جمادی الثانیہ ۱۴۱۴ھ ۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء

# مسلمان اور تبلیغ اسلام \*

ہاشم بن علی بن ابی طالب علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الحمد لله وحده وسلوة على آله الذین اصطفی  
(۱) كُنْتُ مَخْذُومًا لَّعَنَةِ الْكُفْرِ لَيْسَ تَصْنُفُ  
بِالْمَقْدُومِ وَتَقْضُونَ عَنِ الْمُكْفُرِ وَتُحْمِلُونَ بِاللّٰهِ  
وَنَوَاصِي اَهْلِ الْكِتَابِ لَتَحْكُنَ خَيْرًا لِّمُؤْمِنِي  
ثم سب امتوں میں سے بہتر جو  
لوگوں کے لئے بھیجے گئے، اچھے کاموں  
کا حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں  
سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان  
لائے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان  
لے آئے تو ان کے لئے بہتر تھا۔  
(۲) وَلَقَدْ جَاءَكُمْ اَنۡصَارُكُم مِّنۡ اِلٰهِ الْغَلٰبِ  
وَيَاۡصُرُوۡنَ بِالْمَعۡرُوفِ وَيُغۡنَوۡنَ عَنِ الْمُنٰكِرِ  
اُوۡلَٰئِكَ حُفۡظُكَ الْمُتَّقِیۡنَ  
اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت  
ایسی جو جو نیک کام کی طرف بانی  
رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی  
رہے اور بُرے کاموں سے روکتی  
رہے اور دوسری لوگ نجات پانے  
والے ہیں۔

برزگان محترم! دین صرف چند حقائق و ظہرات اور محسوس  
حادثات ہی کا نام نہیں بلکہ دین خدا و دینی  
کی تبلیغ، خلق خدا سے جہاد دینی، محبت، حسن  
سلوک، رعایت داری و غرض اخلاقی کا برتاؤ اور  
صدوقی معاملات بھی مذہب اسلام کا جزو اعظم  
ہیں۔ اگر ہم صرف زبان سے یہ کہتے رہیں  
کہ خدا ایک ہے، وہ ہمارا خالق اور موجد ہے  
ہمارے تمام حالات سے وہ واقف ہے  
قادری مطلق ہے اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے لیکن  
اس کے باوجود مذہبی احکام کی نافرمانی کرتے  
رہیں، حدود الہی کو توڑتے رہیں، بُرے  
کاموں کو شمار بنالیں اور اپنے افلاق و  
اطوار اور عادات کو ہم اسلامی سانچے میں  
نہ ڈھال سکیں تو ہمارے تمام دعوائی نہ  
صرف باطل اور لغو ہوں گے بلکہ دین کے  
نام پر فریب اور دھوکے سے تعبیر کئے  
جائیں گے۔ خداوند قدوس تعظیظ انخاص  
کی قدر و منزلت کو گنا ہے جو اُس کے احکامات

کی تعمیل میں جان کی بازی ہلکے کو تیار پڑتے  
ہیں اور مذہب جن کی زندگی کی عملی تفسیر بن  
جاتا ہے اور پھر اس حقیقت کو عین بھی  
غیر افراز نہ کرنا چاہئے کہ مسلمان بہترین امت  
ہیں اور خدا نے قدوس نے ان کو اس لئے  
مختب فرمایا ہے کہ ان کے اخلاق و عادات  
دوسری اقسام کے لئے ہدایت و راہبری اور  
اسوۂ حسنہ کا کام دیں۔ اور تمام انسان  
مسلمانوں کے کمالات اور خوبیوں کو دیکھ کر  
اسلام کے عاشق و شہید بن جائیں۔  
برادران محترم! دوسرے مذاہب والے  
اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہماری مذہبی  
کتابوں میں کیا لکھا ہے اور کیسے کیسے علوم  
معارف کتب اسلامی کے ادوار میں بکھرے  
پڑے ہیں بلکہ وہ ہمارے مذہب کی خوبیوں  
اور تقویٰ و برتری کا انظار صرف اس بات  
سے کرتے ہیں کہ مسلمان کیسے ہیں؟ اسلام  
نے ان پر کیا رنگ چڑھایا اور کیا کیا خوبیاں  
اور کمالات ان میں دین خداوندی نے پیدا  
کئے جو دوسرے مذاہب کے پیروؤں اور  
دیگر انسانوں میں موجود نہیں۔ اگر وہ مشاہدہ  
کریں کہ ہم مسلمان دوسرے لوگوں سے زیادہ اچھے،  
با اخلاق اور معاملات کے صادق ہیں تو ان  
کا دل یقیناً ہماری طرف کھینچے گا لیکن اگر یہ  
محسوس کریں کہ ہم میں کوئی ایسی خوبی اور  
کمال نہیں جو دوسروں میں ہے تو ان کے دل  
میں ہمارے لئے کفر کا پیدا ہونا بھی یقینی  
امر ہے۔

## طرز تبلیغ

آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری تبلیغ قطعی  
بے اثر ہے اور اسلام کو قدرتی  
قبولیت حاصل نہیں۔ اس کی سب سے بڑی  
وجہ یہ ہے کہ ہماری تبلیغ قطعی عملی بلکہ صرف  
زبانی ہے۔ ہم جیتے اور چلاتے ہیں۔ دوسرے  
مذاہب والوں کو اپنی کتابیں بھول کھول کر  
دکھاتے ہیں، مناظروں کے پہنچ کر کہتے ہیں اور  
زبان پر اسلام کی خوبیاں دوسرے کے  
ذہن میں جلنے کی سرگوشی کرتے ہیں۔

لیکن وہ ہماری ایک نہیں سمجھتے۔ ہماری کسی  
بات کو دھڑواہٹا نہیں سمجھتے۔ جن اس لئے  
کہ مذہب کی تفسیر اور اظہار کمال ہماری  
زبان کرتی ہے، افعال نہیں کرتے۔ اگر مذہب  
کی تفسیر اور اس کی خوبیوں کا اظہار  
ہمارے ہر ایک کام سے ہو اور مذہب کو  
اچھا اور سچی بات کرنے کے ساتھ ساتھ  
عملی طور پر بھی ہم اچھے انسان ہوں، ہمارے  
اخلاق بلند ہوں، ہمارا کردار مثالی ہو تو  
جلد اسلام کا ثابت السانی کے دلوں کو موہ  
لے، افصاحے عالم پر چھا جائے اور کچھ  
عرصہ بعد پوری دنیا اسلام کے جھنڈے  
نیچے لگے۔

ہمارے اکثر دوست جو یورپ کا دورہ  
کے لئے جاتے ہیں جنہوں نے کائناتِ ربی  
کی سیاحت کی ہے اور دیگر ملک کی خاک  
چھائی ہے وہ سب کے سب یہی کہتے ہیں کہ  
مجھے ہیں۔ ان کا مشاہدہ اور تجربہ یہی دیتا  
ہے کہ دنیا مذہب کے لئے ترس رہی ہے  
وہ منتظر ہیں کہ کوئی خدا کا بندہ اُسے  
اور دیکھوں اور میسٹوں میں گھری ہوئی دنیا  
کو اس دسلطانی کا بیدی بیٹھنے سے کیسی  
جب وہ مذاہب عالم کے مبلغین پر نگاہ  
کرتے ہیں۔ ان کے کنار کو دیکھتے ہیں تو  
انہیں مذہب سے محبت کی بجائے نفرت  
ہونے لگتی ہے۔ اس لئے کہ دینی خود مبین  
کی اپنی زندگیوں سے خالی ہے۔

محترم حضرات! وقت کی سب سے بڑی  
ضرورت یہی ہے کہ ہم اسلام کو اپنی عملی  
زندگی میں اتاریں۔ ہمارے چہرے اسلام  
کی صداقت کی شہادت دیں۔ ہمارے اقوال  
و افعال اسلام کی منہ بولتی تصویر بنیں۔  
اور ہمارے کردار و اطوار کے آئینے میں  
لوگ اسلام کا منہ دیکھ سکیں۔ پھر دیکھتے  
اور اندازہ کیجیے کہ دنیا کس طرح حلتہ  
بگوئی اسلام ہوتی ہے۔ آخر وہ ہمارے  
ہی تو اسلاف تھے جنہیں دیکھ کر ایک  
ایک دن میں توڑے لڑتے ہزار غیر مسلموں  
نے اسی ہندوستان میں خدا کی فحید کا  
اتوار اور دینی آخر الزماں جناب محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاحی کا دم بھرا تھا۔  
آج بھی اگر آپ اس لئے کہ آئینوں کو  
میرا آئین ہے کہ شہنشاہ کی دینی تاثیر آپ  
اپنی آنکھوں سے خود دیکھ کر فراموش  
میرا قلب شہادت دیتا ہے اور میرا  
یقین اس پر امر کرتا ہے کہ اگر آج بھی  
دوسری قوموں کو ہماری زبانی یا کون سے



سرگردو عالم کے ایک خواب کا منظر و پس منظر \*

مولوی فضل الرحمان بٹل - ضلع هزارہ

اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطا سے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر احکام و ہدایات کے  
نازل ہونے کی جو صورتیں قرآن پاک احادیث  
نبوی میں مذکور ہیں، وہ اکثر و بیشتر انعام و  
العلم و رویا (عقاب) یا پاداش کے بجائے  
سے کلام اور پیغام رسال (فرشتہ) کے  
ذریعہ وحی پر مشتمل ہیں۔ اہل علم جانتے ہیں  
کہ قرآن مجید ان خداوندی احکام و ہدایات  
کا مجموعہ ہے جو وحی کے آخری ذریعہ سے  
حضور علیہ السلام پر مختلف حالات و  
اوقات میں نازل ہوتے رہے۔

اسی طرح احادیث نبویؐ کا گراں باہ  
مجموعہ بھی ان ہدایات و احکام کی وضاحت  
ہے جو وحی کی باقی مختلف صورتوں میں سرور  
کائناتؐ پر نازل ہوتے رہے۔ بالفاظ دیگر  
قرآن کے اجمال کی تفصیل و تفسیر کے لئے  
ذخیرۂ احادیث ایک قدرتی سامان ہے جس  
کی بدولت قرآن عظیم کے معانی و مطالب  
بآسانی سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ  
عہد رسالت سے آج تک اور آج سے  
قیامت تک کے لئے مسلمانان عالم کا عقیدہ  
یہ ہے کہ کتاب و سنت ایک ہی حقیقت  
کے دو نام اور ایک ہی روح کے دو قالب  
و وجود ہیں اور جو اس مملکت حقیقت سے  
انکار کرے یا اسے شکوک و شبہات کی  
نظر سے دیکھے، گمراہ ہی نہیں بلکہ دائرۂ اسلام  
سے خارج اور دولتِ ایمان سے خالی  
و عاری ہے۔

ایسے شقی اقلوں ، بد بختوں اور سیاہ  
 نصیبوں کے لئے نہیں بلکہ ان روشن نفوس  
 اور خوش قسمتوں کے استفادے کے لئے مقرر  
 دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب  
 کتاب کنگاری سے نقل کیا جاتا ہے جو فر  
 موجدات کی ہر ادا پر خدا ہونے کو اپنا  
 جزو ایمان اور کلمہ مقصد سمجھتے ہیں۔

وہ سبق آموز اور عبرت ناک خواب یہ ہے جسے بیان فرماتے ہوئے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ صبح کی نماز کے بعد اپنا منہ مبارک (مسجد میں) حائضہ و اگر

مکی طرف موڑ کر دریافت فرمایا کرتے کہ آپ میں سے کسی نے آج خواب دیکھا ہے (اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کرتا اور حضورؐ اس کی تعبیر بیان فرماتے)

آج بھی حسبِ معمول آپ نے مہینے فرمایا۔ ہم نے حوض کیا یا رسول اللہ؟ ہم نے کوئی خواب نہیں دیکھا.... اس پر سنا کہ آج آپ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ آج رات میں نے خواب (دیکھا) دیکھا کہ دو آنے والے میرے پاس آئے، مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا اور پاک مقام (زمین) پر مجھے لے گئے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی پٹا بنا رہا ہے اور دوسرا آدمی ایک بٹا پتھر ہاتھ میں لے اس کو دوسرے اس کے سر پر مار رہا ہے۔ کہیں پتھر پڑ جو جاتا ہے اور پتھر ادھر جا چکا ہے۔ وہ دوڑ کر اس پتھر کو پھر اٹھا لیا ہے۔ اتنے میں وہ ٹوٹا بٹھا سر پھر اصل حالت پر آ جاتا ہے۔ وہ کہ پتھر جس طرح اس پر پتھر دے رہا ہے۔ میں نے اسے سر کے پرنے اڑ جاتے ہیں۔ میں نے اسے حوت کے پوچھا سبحان اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟

میرے ساتھیوں نے کہا، آگے تشریف لے جائے گا۔ میں آگے چلا تو دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہے اور دوسرے کے ہاتھ میں روپے کا ایک گڑھ ہے، جسے وہ بیٹھ ہوئے آدمی کے ہاتھ میں ایک طرف اس طرح ڈالتا اور پینچتا ہے کہ اس کی باجیس پر کرکٹوں سے جانتی ہیں اور یہی معاملہ آنکھوں اور ناک کے تھنوں سے بھی جڑتا ہے۔ جب وہ ایک طرف کا باجھ، اٹکھ اور نشتے کو چیر چیر کر فارغ ہو جاتا ہے تو پھر دوسری طرف پر بیٹھ کر یہ عمل کرتا ہے اور دوسری دوکان میں پہلی جانب کے تمام زخم مندمل اور تھپتھپ ہو جاتے ہیں اور وہ پلٹ کر پہلے کی طرف پھر چڑھتا ہے تاکہ کام شروع کر دیتا ہے۔ سلسلہ جاریہ دیکھ کر میں نے کہا، اللہ اکبر یہ کیا ماہر ہے، جو اب ملا کر آگے چلتے ہیں اور آگے بڑھا! دیکھا کہ ایک تنور ہے۔

جس میں آگ بجڑ رہی ہے۔ اور کچھ نعلی  
عورتیں اور مرد اس میں پھینکے گئے ہیں جب  
آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو بیخ و بنک بھینکا  
ہو جاتی ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے وہ شعلہ  
بیخ و بنک بھینکا ہوا تھا ہے اور وہ جھینے  
اور جلانے لگ جاتے ہیں۔ میں نے کہا  
باری تعالیٰ! یہ کیا بات ہے! میرے  
مرا بیٹوں نے مجھے پھر آگے چلنے کو کہا۔ باب  
آگے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حق کی  
ایک لال سرخ ندی ہے جس میں ایک آدمی  
خار رہا ہے اور ایک آدمی باغ میں پھر لے  
کھانے پر پڑھ رہا ہے۔ ندی کے اندر کال آدمی  
چاٹتا ہے کہ کیر کہ کھاتے آجائے لیکن وہ نہ دیکھ  
پہتا ہے تو کھانے والا آدمی اس اندر سے اُٹھ کر  
ہے کہ پتھر میں منہ پر لگ کر حق میں آجائے وہ پتھر  
کو پتھر کا ہے پر آگے کا اذہ کرتا ہے تو وہ وہی پتھر  
پھر اس پر اسی طرح دیکھتا ہے میں نے یہاں بھی پتھر  
یہ کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ پتھر ہیں اور ان کے  
گیا اور ایک ایسا آدمی دیکھ لیا کہ آپ نے  
جستجاسی بعد مشعل آدمی دیکھا ہو وہ  
اُس سے بھی بد صورت تھا۔ اس کے آگے  
آگ شعلہ زن تھی اور وہ اُسے اور اتار  
کر رہا تھا اور اس کے گرد گرد پھر رہا تھا۔  
میں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ  
یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیتے بغیر مجھے  
آگے نکلے کو کہا، میں آگے نکلا تو ایک ہرا  
بھرا باغ دکھائی دیا جس میں موسم بہار کے  
رنگا رنگ پھول کھلے ہوئے ہیں۔ باغ کے  
عین وسط میں مجھے ایک نہایت عالی شان  
ایسی عمارت نظر آئی کہ اس کی سی عمارت میں  
نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اس میں ہر طرف  
پچھے، بڑھتے، جوان اور مرد و زن نظر  
آ رہے تھے۔ آگے جو نکلا تو اس سے  
بھی بڑھ کر ایک اور خوبصورت و دلکش  
عمارت تھی اور اس میں بھی مختلف عمروں  
کے بچے لوگ دیکھنے میں آئے۔ یہاں ایک  
باغ میں میں نے ایک بلند قامت انسان  
کو ایک درخت کے پاس کھڑے دیکھا  
جس کا سر آسمان سے لگ رہا تھا اور  
مجھے نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کے پاؤں عورت  
میں نے چوں کہ ایک ایسا انبوہ کھڑے دیکھا جو  
اس سے قبل میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں  
نے اپنے رفقاء سے پھر پوچھا۔۔۔ لیکن وہ  
مجھے اور آگے لے گئے۔ اس مقام پر میں  
ایک ایسے باغ میں پہنچا کہ اس سے بڑا  
اور عمدہ باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا اور  
جو داخل ہوا تو ایک شہر دیکھا کہ اس کی

بہار دیواری میں سونے اور چاندی کی انٹیں  
چنی جاتی ہیں۔ دروازے پر آکر مین کے دروازے  
کھولنے کو کہا، دروازہ کھلا اور ہم اندر  
جا داخل ہوئے۔ اندر ایسے لوگ دیکھنے میں  
آئے کہ ان کے بدن کا نصبت حصہ خوش  
رنگ اور نصبت بد رنگ تھا۔ میرے  
ساتھیوں نے (ایک صوف اشارہ کرتے  
ہوئے) کہا، آؤ چسلو اور اس نرمی  
مخوط لگاؤ۔ دفعتاً میں نے ایک صاف  
شفاف تہرہ کی پٹائی وہ گئے اور جاتے ہی  
اس میں مخوط زن ہوئے۔ باہر جو گئے تو  
ان کی وہ بد رنگی و بد صورتی باقی نہ تھی  
وہ سراسر خوب صورت ہو چکے تھے۔

ساتھیوں نے بتایا کہ یہ حضرت عدن  
ہے (اشارہ کرتے ہوئے) اور آپ کا  
مقام وہ ہے میں نے نظر اٹھا کر دیکھا  
تو سفید یادوں ویسا ایک محل نظر آیا۔ میں  
نے اس میں جانے کی اجازت چاہی مگر چوہ  
لا کر جاگے یقیناً.... لیکن ابھی نہیں....  
میں نے اس موقع پر ان سے کہا کہ یہ  
مجبوب و غریب مناظر جو میں نے مشاہدہ کئے  
آخر ان کی حقیقت سے تو مجھے آگاہ کیجئے۔  
انہوں نے بتایا کہ پہلا شخص جس کا سر  
پتھر سے گٹھا بیٹھا جا رہا تھا وہ جو کام انہی کیلئے  
لیتا ہے اور پھر چھوڑ جاتا ہے (یعنی یاد کر کے

بھول جاتا ہے) اور فرض نماز سے غافل رہ  
کر سو جاتا ہے۔  
۲۔ جس کی ناک، آنکھیں اور بائیں پیری  
جاتی تھیں وہ بھوٹ بولنے والا ہے۔  
۳۔ تنور میں چونگی عورتیں اور مرد دیکھے  
گئے تھے، وہ زنا کار ہیں۔  
۴۔ خون کے دریا میں جو غوطے کھا رہا  
تھا اور پتھر نکل جاتا تھا۔ وہ سود  
خور ہے (جو ناجائز نفع اندوزی کے  
نام پر لوگوں کا خون چوستا اور حرام  
کھاتا ہے)۔  
۵۔ آگ کو تازہ کرنے والا خوفناک اور مشکل  
شخص دوزخ کا داروغہ ہے (جو اہل  
دوزخ پر کوئی رحم کھائے بغیر حکم  
خداوندی سے ان کو آگ میں دھکیلتے  
پر مامور ہے)۔

۶۔ باغ کے اندر کم سن بچوں کے ہجوم میں  
گھبرے ہوئے بلند کھلتا آدھی ابراہیم علیہ السلام  
ہیں اور یہ بچے وہ معصوم ہیں جو کم  
عمری میں دین فطرت پر وفات پا  
گئے ہیں۔

اس مقام پر مسجد کے حاضرین میں سے  
ایک صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
سے پوچھا یا رسول اللہ! تو پھر مرنے والی  
کے بچے؟ فرمایا: وہ بھی (ان میں شامل

ہیں، اس لئے کہ سن شعور کو پہنچنے  
سے قبل وہ دین فطرت ہی پر وفات  
یافتہ ہیں کیونکہ فلان صاحب بچے نیک  
ہی ہوتے ہیں۔ بعد میں ان کے یورپی  
نقداتی، مجوسی، ہندو اور سکھ وغیرہ ہو  
جانے میں ان کے والدین کا ہاتھ ہوتا  
(ہے)

حضور علیہ السلام نے بات پھر شروع  
فرماتے ہوئے فرمایا.....

۷۔ فرشتوں نے بتایا کہ جس پہلی شاندار  
عمارت میں ہر عمر کے لوگ موجود تھے۔  
وہ عام اہل ایمان کا ٹھکانا ہے۔

۸۔ پہلی عمارت کے مقابلہ میں دوسری زیادہ  
عالیشان عمارت جس میں مختلف عمروں  
کے بعض لوگ پائے گئے تھے وہ شہداء  
کی جگہ ہے۔

۹۔ وہ لوگ جن کے بدن کا آدھا حصہ  
دلہنا اور آدھا خوشنما تھا (اور جو  
ایک شفقت نر میں غوطہ لگا آنے کے  
بعد سہل و خوش رنگ ہو گئے تھے) یہ  
وہ لوگ ہیں جو نیک عملی کے ساتھ  
بد عملی بھی کرتے رہے۔ لیکن خداوند  
کریم نے ان کو معافی عطا فرمادی۔

○

## نوشخری

ہمارے یہاں میچ، خوشنما، مکی بہتر ممبر  
قرآن مجید، کھائیں، چمکورو، قاعدے، سیدارے  
تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، دیگر اسلامی کتب  
مطبوعہ پاکستان، ہند، عربی، فارسی، علمی  
ادبی، تاریخی، معاشرتی و تعلیمات کے علاوہ  
سکول و کالج، فاضل، ادیب، فاضل کی کتب  
ہر قسم کے ریکارڈ، کافمنڈیشن، سلیش  
اور ٹیپنگی ہمارے بارعایت خرید فرمائیں۔

## پرائیویٹ سکولونکے طلباء کیلئے خوشخبری

ہمارے حساب  
۱۔ اسلامی قرآنی لٹریچر  
۲۔ اسلامیات  
۳۔ جماعت اول  
۴۔ جماعت دوم  
۵۔ جماعت سوم  
۶۔ جماعت چہارم  
۷۔ جماعت پنجم  
۸۔ مکمل سہ ماہی  
۹۔ مکمل سالانہ  
۱۰۔ مکمل دو سالانہ  
۱۱۔ مکمل تین سالانہ  
۱۲۔ مکمل چار سالانہ  
۱۳۔ مکمل پانچ سالانہ  
۱۴۔ مکمل شش ماہی  
۱۵۔ مکمل سالانہ  
۱۶۔ مکمل دو سالانہ  
۱۷۔ مکمل تین سالانہ  
۱۸۔ مکمل چار سالانہ  
۱۹۔ مکمل پانچ سالانہ  
۲۰۔ مکمل شش ماہی  
۲۱۔ مکمل سالانہ  
۲۲۔ مکمل دو سالانہ  
۲۳۔ مکمل تین سالانہ  
۲۴۔ مکمل چار سالانہ  
۲۵۔ مکمل پانچ سالانہ  
۲۶۔ مکمل شش ماہی  
۲۷۔ مکمل سالانہ  
۲۸۔ مکمل دو سالانہ  
۲۹۔ مکمل تین سالانہ  
۳۰۔ مکمل چار سالانہ  
۳۱۔ مکمل پانچ سالانہ  
۳۲۔ مکمل شش ماہی  
۳۳۔ مکمل سالانہ  
۳۴۔ مکمل دو سالانہ  
۳۵۔ مکمل تین سالانہ  
۳۶۔ مکمل چار سالانہ  
۳۷۔ مکمل پانچ سالانہ  
۳۸۔ مکمل شش ماہی  
۳۹۔ مکمل سالانہ  
۴۰۔ مکمل دو سالانہ  
۴۱۔ مکمل تین سالانہ  
۴۲۔ مکمل چار سالانہ  
۴۳۔ مکمل پانچ سالانہ  
۴۴۔ مکمل شش ماہی  
۴۵۔ مکمل سالانہ  
۴۶۔ مکمل دو سالانہ  
۴۷۔ مکمل تین سالانہ  
۴۸۔ مکمل چار سالانہ  
۴۹۔ مکمل پانچ سالانہ  
۵۰۔ مکمل شش ماہی

## رحمت بک کمپنی چوک جامع مسجد بہاول پور

## تفسیر ابن کثیر اردو - صفحات ۳۳۴

جس کو ہر زمانے کے علماء کی قبولیت کا شرف حاصل ہے  
یہ علامہ ابن کثیر دمشقی کی بلند پایہ مشہور عالم تفسیر کا ترجمہ ہے یہ تفسیر  
دنیا کے اسلام میں بہترین اور مستند تفسیر کی گئی ہے ہر زمانے کے علماء  
نے اس کو شرف قبولیت بخشا ہے اور اہم التفسیر کا لقب دیا ہے تمام عربی  
اور اردو تفسیر اس سے ماخوذ ہیں قیمت جلد اول جلد پارہ ۱ تا ۱۸ روپے آٹھ آنے  
جلد دوم جلد پارہ ۱۹ تا ۲۵ روپے آٹھ آنے جلد سوم جلد پارہ ۲۶ تا ۳۲ روپے آٹھ آنے  
جلد چہارم پارہ ۳۳ تا ۴۰ دس روپے جلد پنجم پارہ ۴۱ تا ۴۸ بارہ روپے آٹھ آنے  
مکمل جلد پنجم روپے دھاریت پانچ روپے ہشتی ضرور کریں۔ خوب بزرگ خرید



# حضرت یوسف علیہ السلام

پروفیسر خلیفہ عبدالحی مختار فاروقی

مجلس تہذیب اسلامی حلقہ کشمیری گیٹ نے جنتہ وار درس قرآن کا اہتمام کیا ہے۔ انادوہ عام کے لئے اسے ضروری خیال کیا گیا کہ درس قبلہ کے کسی ہیئت روزہ جلد میں شائع کروا دینے کا انتظام کیا جائے۔ اس سے ایک قریب کہ وسیع حلقہ بطریق احسن استفادہ کر سکے گا، دوسرے یہ محفل ہو کہ مستطاب رشید و ہدایت کا موجب ہوگا۔

درس خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی دے رہے ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے انتہائی کوشش کی ہے کہ خواجہ صاحب کے خیالات کو مرن و مرن پیش کر دوں۔ مطالب ان کے ہیں اور الفاظ میرے۔ مطالب میں سہو کو میری ہی کوتاہی سمجھا جائے۔ غلطیوں پر مشورہ دیں تو یہ آپ کا احسان ہوگا اور اگر سرزنش فرمائیں تو انصاف۔

اختیار الدین مختار۔ ۲۱ اکتوبر بروز اتوار ۱۹۷۲ء

لَئْسَ بِالْآيَاتِ

یہ شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں لڑ پھٹنے والوں کے نشانات (SIGNS) ہیں۔

اور وہ جو کہا گیا ہے کہ خوشتر آن باشد کہ ستر دلان گفتہ آید در حدیث جگال

حضرت یوسف کے واقعات بیان کرنے میں بطور پیش گوئی خود رسول کریم کی آمدہ زندگی کا نقشہ بیان ہو گیا تھا۔ جس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انجمن اپنے مستقبل کو سمجھ گئے تھے ابتدا میں کزب میں بیٹھنے چلے اور پکڑنے کے ساتھ ساتھ آذیتوں اور تکلیفوں کا ایک سلسلہ تھا جو ختم ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا، لیکن بالآخر یہی حضرت یوسف مصر کے حاکم مطلق ہوئے۔

حدیث دیگال کے پردے میں یہ بیان سیر و لبران ہی تو تھا!

حضرت یوسف حضرت ابراہیم کے پوتے حضرت یعقوب کے بیٹے تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے چاند اور سورج انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب کی دور بین نگاہوں نے اصل اشاروں کو پالیا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ یوسف جاہ و جلال کے مالک بننے والے ہیں، بڑے بھائیوں سے اس امر کو چھپانا ہر لحاظ سے مصلحت آمیز تھا۔ حضرت یعقوب نے یوسف کو منع کیا کہ اپنے بھائیوں سے اس خواب کا ذکر نہ کریں۔ لیکن کسی

قرآن نے گزشتہ امتوں کے متعدد قصے بیان کیے ہیں، لیکن قرآنی اسلوب بالکل ایسا ہے۔ وہ ایک قصے کو تفریع طبع کے لئے بیان نہیں کرتا اور نہ اس کا مقصد صرف شافہ کرنا ہے بلکہ قرآن گزشتہ اقوام و مل کے حالات اپنے خصوصی انداز میں ایک خاص مقصد کو پیش نظر رکھ کر بیان کرتا ہے۔ گزشتہ امتوں کے واقعات بیان کر کے قرآن قورن کے حروج و زوال کے پس پردہ عرک قورن کو جو ہر قسم کے حالات میں اور ہر زمانے میں ناقابل تغیر ہیں ذہن نشین کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ قرآن کی مخالف امتیں اپنی قورن پر پوری سمجھ سے عمل پیرا ہو سکیں اور گزشتہ اقوام کے منی اعمال سے ہر نتائج برآمد ہوں، انہیں سمجھ کر ہم آج اپنے اعمال و نتائج کو سمجھ اور پرکھ سکیں۔

لیون قرآن امتوں کے واقعات سے بھرا چڑا ہے، لیکن سورہ یوسف، جسے خود قرآن نے احسن التفسیر کہا ہے، اس لحاظ سے بھی اہمیت رکھتی ہے کہ اس میں ایک نبی کے واقعات تفصیل یکجا جمع ہو گئے ہیں۔ کی زندگی و اسل تحریک اسلامی کا دور ابتدا تھا۔ صحابہ کرام جب کبھی یہ چہن ہوتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے، کیا ہماری یہ تکالیف ہمیشہ برقرار ہیں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً خاموش رہتے۔ بالآخر اس کا جواب قرآن نے دیا۔ لَئْسَ كَانَ فِيِ يَؤُوسَافَ وَخَلُوَاتِهِ اِيَّاتٌ

طرح سے انہیں اس واقعہ کی خبر ہو گئی دیکھنے کی بات یہ ہے کہ یہاں بھائیوں نے جو طرز عمل اختیار کیا اس میں بھی ایک گہری حکمت خداوندی کار فرما تھی۔ حضرت یعقوب جس جگہ سکونت اختیار کر کے ہوئے تھے وہ ایک جنگل تھا، جہاں دور دور تک آبادی کا نشان تک نظر نہیں آتا تھا۔ بیٹر بیکار پال کر وہ اپنا گزارا کرتے تھے۔ ان خانہ بدوشان تنہائوں میں معاشرتی زندگی کے پھلے کہاں۔ نہ ماکم نہ حکوم، یہاں سکونت فرماں رواؤں کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوتا تھا لیکن آسمان مقصد باری کے لئے عجیب عجیب طریقے استعمال کر لیتا ہے۔ انسان بعض اوقات مصیبتوں اور تکلیفوں کے چکر میں جنس کو تا امید ہونے لگتا ہے لیکن جب نتائج کا سلسلہ ترتیب ہونے لگتا ہے تو عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اس واقعہ کی اگلی کڑی دیکھنے باپ بیٹے میں محبت کا نیندیں اتنا مضبوط تھا کہ حضرت یعقوب کسی صرورت میں بھی یوسف کو غفلتہ کرنا پسند نہ کرتے تھے لیکن بھائیوں کو یہ بات بڑی کھٹکتی تھی اسے بھلا کیے برداشت کر لیتے کہ یوسف ان کے جیسے کی جی ساری محبت چھین لے۔ جذبہ رقابت انہیں اکسار پاتا تھا کہ کسی طور یوسف کو راہ سے ہٹا دیں۔ بالآخر ایک راہ انہوں نے سرج لکھی۔ وہ سب باپ کے پاس گئے اور کہا کہ ہم سب سیر کو جا رہے ہیں یوسف کو بھی ہمراہ بیج بھیجے باپ پہلے ہی ان سے مطمئن نہ گئے تھے، اجازت دینے میں ہینکا ہٹ محسوس ہو رہی تھی کہا کہیں کوئی جانور گزند نہ پہنچائے اور گرد جنگل تھا اور ورنہ انہوں کی ہستانت، لیکن بھائیوں کا ارادہ پڑ گیا۔ انہوں نے ہر ممکن پیشینہ دکھایا کہ یوسف کی پوری پوری حفاظت کریں گے۔ آخر باپ کو مانا چڑا ہے دلی سے بیچ دیا۔

دباں جنگل میں ایک بے آباد سواکھ بوا کٹواں تھا۔ بھائیوں نے مل کر ایک سازش تیار کی اور یوسف کو اس کنوئیں میں ڈال دیا۔ یوسف کے کسے پر گویا جالہ کا خون ڈالا اور بحالت پریشانی باپ کے پاس پہنچ گئے اور بتایا کہ ہم آپس میں درڈ کا مقابلہ کر رہے تھے اور یوسف کو کپڑوں کی حفاظت کے لئے وہاں بٹھا دیا تھا۔ ہمارے چپچپے بیڑا اسے چیر بھاڑ گیا خون سے لت پت یہ فیض یوسف کی ہے۔ حضرت یعقوب نے کرا دیکھا وہ گیلیں

روزِ جب اتفاق سے عزیز مصر کیس باہر گیا ہوا تھا۔ تھانی اور مطلب دونوں میٹر تھے۔ اس کے جذباتِ عشق جھک اُٹھے۔ اس نے حضرت یوسف کو دعوتِ اختلاط دی۔ لیکن انہوں نے نہایت شکستے دلی سے جواب دیا۔ خجانت کا یہ ظلم مجھ سے سرزد نہ ہو سکے گا جو ظلم کرتا ہے، کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ لیکن اس عورت کے سر پر لسانی خواہشات کا بیجوت سوار تھا۔ ارد گرد کے دروازے احتیاطاً اس سے پھلے ہی بند کر لئے تھے۔ یوسف اس سے بچنے کے لئے باہر کی طرف بھاگے، دروازہ کھولتے ہوئے انہیں کچھ دیر ہو گئی۔ عزیز مصر کی بیوی انہیں روکنے کے لئے پیچھے سے ان کی قینچ کھینچ رہی تھی۔ جو اس کھینچائی میں پھٹ بھی گئی۔ جب دروازہ کھلا تو ایک اور شخص کے ہمراہ عزیز مصر باہر موجود تھے۔ یہ موقعِ محبت کی پرکھ کا موقع تھا۔ جذبات صادق اپنی قربانی پیش کر دیا کرتے ہیں لیکن مطلوب پر آمیزش نہیں آنے دیتے لیکن یہاں تو عشقِ جمہوری جذبات تھے۔ خاوند کو سانسے دیکھ کر اس نے پیٹڑا بدلا اور جھوٹا انعام تراشی کی۔ آپ کے غم نے مجھ پر دست درازی کی، یہ مزا کا مستحق ہے۔ اس کے ایک عزیز نے کہا قبض دیکھ کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے اگر وہ بیچھے سے پھٹی ہے تو یہ جھوٹا برتنی ہے۔ فیض واقعی پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی جس سے بیوی کی بددینی انہر من الشمس تھی۔

○

تحت عمل میں آ رہا ہے۔ واقعات نے کچھ ایسا رخ اختیار کیا کہ یوسف بھلی کتنا زندگی سے نکل کر مصر کے شاہی گھر میں پہنچ گئے جو اس وقت مصری سیاست کا مرکز تھا۔ وہ اسی ماحول میں پل کر جان ہوئے ہیں۔ انہوں نے سیاسیاتِ مصر کے نشیب و فراز سیکھے۔ حضرت یوسف کو تاریخی احادیث کا علم دینے جاتے تھے کچھ لوگوں نے سمجھا کہ صرف خواب کی تعبیر معلوم کرنے کا علم انہیں دیا گیا تھا۔ دراصل اس سے مراد پیش آمدہ مسائل کی تسبیح و تسبیح اور ان کی گرہ کشائی کا علم تھا جو انہیں اس طرح ودیعت کیا گیا۔ انہوں نے اپنی خدا داد قابلیتیں اور صلاحیتوں کی بدولت عزیز مصر کے گھر میں رہ کر سیاسیاتِ حاضرہ میں اثنا عملِ داخل حاصل کر لیا تھا کہ بعد میں وہ یکساں روزگار بادشاہ ثابت ہوئے۔ قلعہ کی صہرت میں جو مصیبت مصر پر نازل ہوئی اس کا حل انسانی دست برد سے باہر کی بات لگتا تھا لیکن حضرت یوسف کے ناخوشِ تدبیر نے اس انجمن کو نہایت کامیابی سے سلجھا لیا۔

عزیز مصر کے گھر میں ایک دوسرا واقعہ یوسف کی عظمت اور سلاستِ طبع کی نشان دہی کرتا ہے۔ ایک مثالی حاکم میں جی خصوصیتوں کا جہاں مزہری ہے۔ ان میں امانت دہانت کو اولین مقام حاصل ہے۔ یہ واقعہ ان خصوصیتوں کے لحاظ سے ان خصوصیات کے لحاظ سے حضرت کی پیشگی پر دال ہے۔ عزیز مصر کی بیوی یوسف کے سرِج مردانہ برد دل و جان سے فریفتہ تھی۔ ایک

سے پھٹا ہوا نہیں تھا۔ انہیں اس دروداد پر باطل بلیغ نہ آیا لیکن اب کبھی کیا کتے تھے مشیتِ ربانی پر مصر کر کے بیٹھ گئے اور جمائی کنوئیں میں یوسف کی گواہی کرتے رہے۔ بنو اسرائیل اس زمانے میں بین القباہ تجارت کیا کرتے تھے۔ غلاموں کی تجارت کا بھی رواج عام تھا۔ ان کا ایک قافلہ اسی محل میں دای دین میں آ کر رکا۔ قدرتی طور پر انہیں پانی کی حاجت ہوئی۔ ضرورت نے تلاش پر آمادہ کیا۔ مشیتِ ایزدی نے راہ دکھائی اور وہ لوگ اسی کنوئیں پر پہنچ گئے جس میں یوسف مجبوس تھے کنوئیں ڈول نکالا وہ اس سے چمٹ گئے اور انہوں نے یوسف کو باہر نکال لیا۔ حسن میں لاثانی یوسف بنو اسرائیل کے لئے قیمتی متاعِ تجارت تھے۔ وہ مصر کی غلام مزدوروں میں ان کی منہ مانگی قیمت وصول کر سکتے تھے۔ بجائی جب وہاں پہنچے تو انہیں اجڑہ کا پتہ چلا۔ وہ انہیں گھر لے جانا تو کہے ہی نہیں جاسکتے تھے۔ قبیلہ والوں سے گفتگو کی اور آوے بولے قیمت وصول کر کے گھر چلے آئے۔ اس طرح یوسف مصر کی ایک غلام مزدوری میں پہنچ گئے۔ یوسف پر عزیز مصر کے کاوندوں کی نظر پڑی۔ وہ انہیں خرید کر لے گئے۔ حسن اتفاقاً لاسخدر بر کر عزیز مصر کے ان اولاد نہ تھی۔ یوسف جیسے حسین بچے کو انہوں نے بیٹے کی طرح گھر رکھ لیا۔ بظاہر واقعات کا یہ سلسلہ محض اتفاق معلوم ہوتا ہے جس میں کسی منصوبہ پر کسی سبب اور فکر کو دخل حاصل نہیں، لیکن اگر حالات کا مطالعہ ذرا گہری نظر سے کیا جائے تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ ہر واقعہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے

## آلہ مکبر الصوت - لاؤڈ سپیکر سسٹم

۱۔ اکثر دینی و دیگر اداروں میں ہمارے ہی نصب کردہ ہیں۔  
معقول قیمتیں اور صحیح سروس۔

۲۔ مساجد و گھروں میں الیکٹریک آلہ ٹیٹری استعمال کیجئے، آلہ سماعت بھی دستیاب ہیں

محمد ابراہیم، اینڈ کمپنی (۱۹۵۳) لمیٹڈ

چٹا چٹک  
مہنگا روڈ  
فون: ۲۵۲۳

راولپنڈی  
۵۰۶ - دی مال  
فون: ۲۶۸۲

لاہور  
۴۵ - دی مال  
فون: ۲۳۱۳

صدر دفتر کراچی  
۱۳/۵۰۰ - الیمارچی روڈ صدر  
فون: ۵۱۱۵۲-۵۱۸۵۴-۵۳۱۵۶

# تکفیر اہل حق اور محرم مدیجیان کا حق پسندانہ دفاع

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی

الحمد لله وسلا علی عبادہ الذین اصطفى  
امالید

ہفتہ وار "جان" کے وہ مضامین جو بریلوی حضرت کی طرف سے علی حق کی تکفیر کے سلسلہ میں جاری طور پر گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہوتے رہے ہیں نعرے گزشتہ ان حضرات کی طرف سے یہ کرتی تھی چیز نہیں ہے اس سے پیشتر ہی وہ علماء حق کو اپنے سب وشم کا تختہ مشق بناتے رہے ہیں۔ ان کی دیدہ دہن اور تند خوئی نے دین و مذہب کے نام پر اسلام کی جلیں کھنکھائی کی ہیں اور اہل حق کو ان کے ہاتھوں چروٹائی اوتھیں پہنچے ہیں وہ اسلامی تاریخ کا انصاف کا ساغر ہے۔ یہ لوگ اب بھی مرغ ہے مرغ اپنے ذہنی تعصبات اور تفریق پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے کسی نہ کسی قدر کھنکھاتے رہتے ہیں جس سے اسلامی اجتماعیت کی شان کو بڑا برکت صدمہ پہنچا رہتا ہے۔

بریلوی حضرات کی جانب سے چند گئے چنے اعتراضات کے جواب میں لکھائے حق کی جانب سے بے شمار دلائل اور تحریریں شائع ہو چکی ہیں مقتدر گاہ دین نبی اور اصلاح ہو تو پھر منہلہ بڑی آسانی کے ساتھ حل ہو سکتا ہے۔ لیکن جب بات شریعتی اور فیض و عبادت تک پہنچ جاتی ہے تو پھر وہی ہوتا ہے جس کا مشاہدہ ہم کر رہے ہیں۔

ان لوگوں نے نہایت غیر ذمہ داری کے ساتھ علمائے دہلید کی تعصبات سے عمارت کے ناقص محکڑے سلیاق و سلیاق سے ٹکڑا کر کے ان کو خود ساختہ مفتی پھانر رکھے ہیں باوجودیکہ بار بار ان عبادتوں کے بارہ میں توضیحات کی جا چکی ہیں اور ان عبادتوں کے معنیوں کی مراد واضح کی جا چکی ہے مگر بریلوی حضرات کی جانب سے ایک دھڑ سے جو بار بار لگائی جا رہی ہے۔ حالانکہ اس طرح کے موافق کئے بہت پرانا متلو ہے کہ "تعصبات راجعتہ نیو کند بیان" اور ساری دنیا کے لوگ حضرت کی بیان کردہ مراد پر یقین کرتے ہیں مگر ان حضرات کے یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے ان کا دعویٰ ہے کہ حضرت کی مراد متعین کرنے

کا حق خود اس کو نہیں بلکہ میں حاصل ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ منہ اور ہٹ دھرمی کی بدترین مثال ہے مگر اسے کیا کیا جائے کہ انہیں ایسی پر ابرار ہے۔ ان حضرات کا مشن ہی اختلاف اور مفتی پہلو پر مبنی ہے۔ کوئی مثبت پہلو ان کے سامنے سے ہی نہیں جس کو وہ چن کر سرائے اس کے کہ دوسروں کی تکفیر و تفسیق اور تفصیل ہی ان کا اسلام اور ان کا مشن ہے۔ حضرت سید سالار مسعود غازی قدس اللہ سرہ کے عہدہ نشین نے ایک کتاب بنام "فنا فی طاعت" شائع کی ہے جس میں ان کے جو کارنامے دکھائے ہیں ان کا حاصل یہ ہے کہ وہ دینی کافر اور ان کے کفر میں شک ہے کہ والا بھی کافر، ندوی کافر اور ان کے ماننے والے بھی کافر، یحییٰ کافر اور ان کے سربراہ سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ تک سب کافر، کافر بھی علماء اور ان کے ماننے والے بھی سب کافر، اس کا حاصل یہ لگتا ہے کہ ہندو

پاکستان کے بننے والوں میں سے سوائے چند میلاد خزانہ بریلویوں کے شاید کوئی ایک فرد بھی دائرہ اسلام سے منسلک نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ لوگ کافر ہوں یا مسلم لیکن تکفیر کنندہ حضرات آئندہ کو ان سا مثبت مشن رکھتے ہیں جس کو وہ اسلام میں منسلک کر کے دنیا سے منہا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ آیا کوئی تعلیمی تحریک انہوں نے جاری کی کہ جس سے دنیا کو بلائے ہل سے نہایت ملی ہو یا کوئی تعلیمی مشن جاری کیا جس سے کفار دائرہ اسلام میں جوق درجوق داخل ہوتے ہوں یا کوئی اقتصادی، تمدنی اور سیاسی تحریک چلائی ہو جس سے مسلمانوں کی معاشرت، گھریلو اور شہری زندگی شان و شوکت اور تمدن کی حدود میں آگئی ہو؟ وغیرہ وغیرہ ظاہر ہے کہ جواب نہیں ملے گا ہوگا۔

حسن اتفاق سمجھے یا بدیہی بزرگوں کی حکمت سے سوائے اتفاق کئے کہ یہ سارے مقاصد انہی لوگوں کے ہاتھوں ہوسکتے ہوں اور جو رہے ہیں کہ جن کی تکفیر سے قوم و زبان کی نفسان لائیں حاصل کی جا رہی ہیں

دوہند نے تعلیمی تحریک جاری کی تو ہندوستان کے ہر برتر ترقیہ اور بیرون ہند کے ہر ہر شہر میں عمارت کا ایک جالی بچا کر رکھ دیا دارالعلوم کی سو سالہ زندگی میں اس کے تقریباً بیس ہزار فضلا نے دنیائے اسلام کے ہر ہر حلقہ میں پہنچ کر علوم نبوت کو پھیلایا اور سنت، اور اتباع سنت سے دنیا کو آشنا کیا۔ اس کے فضلا نے تعلیمی سلسلے جاری کیے تو آج دنیائے اسلام ہی پر منحصر نہیں دنیا کے ہر متمدن ملک میں پہنچ کر انہوں نے اللہ کے حکم سے لوگوں کو آشنا کیا۔ تمدنی اور فنی تحریکات میں حصہ لیا تو غلب و حضرات میں آزادی کی ایک لہر دوڑا دی، تعصبی میدان میں آئے تو علوم قرآن اور کتاب و سنت کو جاگ کر دکھایا، درسیات کے سلسلے میں کتب حدیث کی شروع، کتب فقہ کے حاشی، اصل فقہ اور اصول حدیث کی تشریحات اور دوسرے علوم و فنون میں تعصبات کے ہزارہا ضریع جمع کر دیئے، ایک حضرت مولانا اخوان صاحب حقاری ہی کو کیا جائے جن کی تکفیر میں یہ جو حکمت نہایت سرگرمی سے دوڑتی بھاتی رہی ہے خود ان کی تعصبات کا مدد ایک ہزار تک پہنچتا ہے جس میں ہر علم و فن کی کتابیں شامل ہیں جو اردو و فارسی، عربی کے ذریعہ منہلہ شہود پر آتی ہیں۔ اس طرح کے ہزار ہا مستف فضلا، دوہند میں نمایاں جوش بیعت و ارشاد کا سلسلہ شروع کیا تو لاکھوں لاکھ انسانوں کو تعصبات کی تعصبات آشنا کیا کہ تعصبات کے اشتعال اور اعمال پر گاہ دیں، ابراہان تقیم، تہذیب، تعصبات، تذکر اور تنظیم ملت وغیرہ لاکھوں میدان نہیں ہے کہیں میں ان قاسمی و رشیدی فضلا نے بڑھ چڑھ کر بلکہ بے شمار حصہ لیا جو جس سے آج ہندو پاکستان میں منہلہ بچائے والے افراد کا وہود قائم ہے لیکن خدا کی قدرت ہے کہ یہ وہی کے ہر ہر گوشے کو نمایاں کرنے والے ترقی اور دنیا کو جہالت کی ظلمتوں میں رکھنے والے جن کی کوئی بھی مثبت مشن نہیں ہے وہ بیکس مل ذہنی سوال ہیں پیدا ہوتا ہے کہ آخر تکفیر کے سوائے اجتماع کا مثبت مشن کیا ہے؟ جس کے نہ ماننے پر وہ بدیہی دنیا کو کاڑھتے ہیں درحقیقت نہیں کہ رہی ہے پھر اگر کوئی مثبت مشن بھی ہوتا تو اس کے پیچھے لے کی تدبیر لغزرت انگیزی اور منافرت بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب

شب برات کا ملکہ، حرموں کے لالچے والے۔ نیاز کی مٹائی، نیچے کا پلاؤ، دسویں کا زہرہ، پہلے کا قہرہ اور برسی کی برنی وغیرہ وغیرہ اور دوسری طوف جھول جھولکا، گرافون، براؤنیم، سار اور قوالی وغیرہ یہ دوسرے ہیں کہ جن پر پورے مذہب کی نیابت قائم ہے۔ حضرت عروضاے کرام قدس اللہ اسرارہم کا وہ علی اور عارفی شکر جو عشق و محبت الہی تزکیہ نفس و تعلق مع اللہ اور روحانی مقامات سے حاصل کیا جاتا تھا باجے کا جو ان اور سبحانی و نفسانی لذت سے اسے دکھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی لئے اس میں شور اور ڈھونگ سے وہ حقیقی عشاق اور عجبان خدا اور رسول کو اس سے غیر رہی ہے کہ وہ اپنے بارہ میں عشق کا فہرہ برابر بھی اظہار کریں۔ عشق کی پہلی منزل ترک دعویٰ ہے نہ کہ ادعا اور شور و شرع کی دھڑی منزل دار شکی ہے نہ کہ خودی کو پرورش کیلئے دوسروں کی تحقیر و طاعت۔ بہر حال اس جھٹکے کے حالات و معاملات، کالم گلوچ ترقی میں المیوں اور قطع و رابطہ کی سامی۔ فیصل باجی پیدا کرنے کی کوشش۔ اس کی واضح دلیل ہے کہ ان حضرات کے پاس ان مذکورہ عزائمات کے سوا کوئی مسلک نہیں ہے ورنہ وہ ایشیوں پر مشیت پہلو اور دلائل کے ساتھ اسے شفقت و محبت اور غلٹاری سے پیش کرتے۔ ظاہر ہے کہ یہ نفرت انگیزی بدگونی اور کٹھنیدگی کا مسلک نہ صرف مسلم قوم ہی کے اور ایک بدنام و صبیہ ہے بلکہ ملک اور قوم کی کوئی صحیح خدمت بھی نہیں ہے اگر ملک کو اسی طرح نفرت باجی اور اشتعال انگیزی کا شکار بنایا جائے گا تو ہرگز اس کا کیا انجام ہوگا۔ یہ مسئلہ ملک اور قوم کے سربراہان اور ذمہ دار لوگوں کے سامنے ہے۔

جہاں تک اس منفی مسلک کی حقیقت و اشکات کرنے کا تعلق ہے میں جھٹکا ہوں (باقی ص ۱۲)

ساحل کی جانب سے کفر کے لیے درجہ دینے لگے جا رہے ہیں۔ ورنہ انگریز کی غلامی کے اس دور میں یہ کفر کا نہ صرف حضرت قریظی شورش صاحب کا شہری انگریزی کی عاشق برداری پر نماں تھے۔

لامار اس راز سے قریب ہی ہیں باخبر سورس کس نے کیا انگریز کے دکھلاؤٹ عرش کلم کی جلد پر حملہ آور کون تھے کس سسٹار نے چلایا ان کے مرقہ غوث سوال یہ ہے کہ حزب اسلام اور مسلمانوں پر کوئی حملہ آور ہوتا ہے تو ہم خوشحال یہ درد مندان اسلام اس وقت کہاں ہوتے ہیں؟ یا ان کی سرگرمیوں کی حدود صرف مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے لئے مخصوص ہیں؟ اس کی مثال تو ایسی بری کیسے وقت کے تنے پر گھما رہا ہوتا دیکھ کر اس کا گھرانہ خاموش کھڑا تماشا دیکھتا رہے۔ مگر دشت کی شاخوں کے بارہ میں جھلکنے لگے کہ انہیں کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ ظاہر ہے کہ اگر دشت ہی نہ رہا تو شاخوں کے تحفظ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی مثبت مسلک اور مشن ہی ان حضرات کے ہاتھ میں نہیں ہے کہ جن کے لئے پائیزہ کردار اور جذب و کوشش کی تلخیص کی ضرورت پیش آئے بلکہ ان کا مسلک یہ ہے کہ دنیا کے ہر اچھے مشن اور مسلک اور ہر اچھے اور بارگاہ شخصیت سے نفرت دلا کر لانا چاہا رہے تاکہ لوگ ان کاٹنے والوں کے ساتھ وابستہ نہ سکیں اور یہ وابستگی کیوں درکار ہے؟ سو اس کی تہذیب کا بہترین خلاصہ اور لب لباب ختم شورش کا شہری نے جامع الفاظ میں ظاہر فرما دیا کہ:

کس پائیزہ سے زہد خرابات نے کہا  
یہ ذکر و وعدہ سلسلہ نافذ و ش ہے

سے پہلی چیز جو دنیا سے مٹائی وہ منافرت تھی ان سرکش دشمنوں کو جو اسلام کے نام سے جھٹکتے تھے، اپنے پائیزہ کردار اپنے بچے اسوہ حسنہ اور مقدس ائمہ زہدی زندگی سے اپنے سے قریب تر قریب کر دین کی غلامی کے سلسلے میں شامل فرما دیا۔ اگر آپ بھی کفار عرب کو آؤ گا کہہ کر ہی خطاب فرماتے تو پھر پائیزہ لگے کہ یہ بھی دنیا میں فیرت نہیں آسکتی تھی۔ اگر آج بیوی حضرت کے متنب ذہنوں میں درپردہ، ندوی، جلی گئی، لیکن کانگریسی سب کے سب کافر ہیں تو قریبی حضرات نے اپنے مسلک تبلیغ کے سلسلے میں وہ لوگ سا کردار پیش کیا ہے جو دلوں کو مسخر کر کے ان کے مسلک پر لے آئے۔

کون نہیں جانتا کہ اس پرمیتر میں اسلام پر باہر سے کھٹے کھٹے ہو چکے ہیں۔ عیسائی پادریوں کی بلغار، آریہ سماج کی بھڑ اور تادیبیت کا فتنہ۔ کوئی بتائے کہ ان حملوں میں اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کے لئے میدان میں کون آئے؟ عیسائیت اور آریوں کے مقابلہ میں باقی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا رحمت اللہ کی راوی میدان میں آئے اور اپنے مخالفوں اور خصائیت سے مقابل کے دانت کھٹے کر دئے اور بالآخر عیسائی پادریوں کو دیوبند نے پلور سے ہندوستان کو طمانی بنانے کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور دہری حوت آریہ سماج کی سرگرمیاں سرد پڑ گئیں۔ بعد میں مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوری اور مولانا شاہ اہلنا امرتسری وغیرہ حضرت کے نام لے جاسکتے ہیں۔ تادیبیت کے اچھڑے سونے فتنہ کی حضرت علامہ محمد اورشاد کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب جٹانی مجتم دارالعلوم حضرت مولانا محمد علی صاحب مولگیری اور مولانا رفیق حسن صاحب چاند پوری، مولانا حبیب الرحمن صاحب لکھنؤ، مولانا احمد علی صاحب لاہوری، مولانا اعجاز اللہ شاہ بنوری، مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا لال حسین صاحب اختر وغیرہ نے سرکوبی فرمائی۔ سبکدوشوں میں سے یہ چند اساتذہ گرامی ہیں ورنہ اگر تفصیل سے یہ فہرست پیش کی جائے تو ایک مستقل تصنیف اس کے لئے درکار ہوگی۔

ملک کو آزاد کرانے کی جدوجہد میں جو ہلے دیں پیش پیش اور نمایاں رہے یہ سب وہی حضرات ہیں جس پر آج تک سالان

میں جہاں تک سمجھتا ہوں دعوات کے اس مسلک کا جن میں ہر قسمی اور ہر شر اور ہر قسم کی بدعت الگ الگ ہیں۔ خلاصہ اور مختصر دو چیزیں نکلتی ہیں کھانا پینا اور گانا بجانا ایک طوف قہر کا کچھ، رچی کی پڑیاں

اُردو میں موجود کتب سے زیادہ - سلسلہ جامع اور مہجور ناخ

**عبرت نامہ اندلس**  
تصنیف پروفیسر ابراہیم دہلوی • قصبہ مولوی علی گڑھ  
مطبوعہ مکتبہ شریعتیہ • سال ۱۳۸۰ھ • ۱۹۶۰ء • قیمت ۳ روپے  
مقبولہ اکیڈمی ۴۷ شہ عالم اکیڈمی لاہور



# فضائل ذکر

سید عزن الملحی صاحب  
موسلہ سید فضل الملحی صاحب

۲

ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ اس کا  
چہرہ چودھویں چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔  
(۱۶) لالہ لکھنؤ اللہ سے نہ تو کوئی عمل الچ  
و ثواب میں، بڑھ سکتا ہے اور نہ یہ  
کلمہ کسی نگاہ کو چھوڑتا ہے۔

(۱۷) حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ میرے پاس چہرے ایسے تشریف لائے  
اور فرمایا کہ خداوند کرم کا ارشاد ہے  
کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی  
معبود نہیں، لہذا میری ہی عبادت کیا  
کرو، جو شخص تم میں سے ایمان سے  
ساتھ لالہ لکھنؤ اللہ کی گواہی دیتا ہوا  
آئے گا وہ میرے قلم میں داخل ہوگا  
اور جو میرے قلم میں داخل ہوگا وہ  
میرے عذاب سے محفوظ ہوگا۔

(۱۹) فرمایا لالہ لکھنؤ اللہ اور استغفار کو  
بہت کثرت سے پڑھا کرو۔ شیطان کہتا  
ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے  
ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لالہ لکھنؤ اللہ  
اور استغفار سے ہلاک کر دیا۔ میں  
نے دیکھا (کہ یہ تو کچھ بھی نہ تھا) تو  
میں نے ان کو ہوائے نفس (بدمعاش)  
پر چڑھایا۔ اس حدیث مبارک سے  
تدبیر کے دیوال اور اس کے زہریلے  
اثرت سے بھی خبردار فرمایا گیا ہے۔ غلط  
تفاتی نہیں اپنے پیارے رسولؐ کے  
فضیلہ تدبیر سے محفوظ رکھے آئیں۔  
(۲۰) ہر عمل کے لئے اللہ کے مہل پہننے کیلئے  
دعائیں ہی چاہیوتا ہے مگر لالہ لکھنؤ اللہ  
اور باپ کی دعا بیٹے کے لئے ان دونوں  
کے واسطے کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

(۲۱) لالہ لکھنؤ اللہ کا کلمہ اپنے بڑے دالے  
سے (نافس) قسم کی پلاٹیں دور کرتا  
ہے جن میں سے سب سے کم درجہ  
کی پلاٹ ہے جو ہر وقت آدمی پر سوار  
رہتا ہے۔

(۲۲) فرمایا لالہ لکھنؤ اللہ گناہوں کو بہت ہی  
مہم کہے والا (مٹانے والا) کلمہ ہے۔

(۲۳) ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ رسول  
یاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب  
کوئی برائی سرزد ہو جائے تو کھانہ کے  
غیر ہر خوراک کوئی شئی کر لیا کرو۔ میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لالہ لکھنؤ اللہ کا پڑھنا بھی نیکیوں میں  
داخل ہے تو حضور دہر نور صلی اللہ علیہ وسلم  
دوسرے نے فرمایا یہ ساری نیکیوں میں

بمردہ۔ وہ ایک کلمہ ہے لالہ لکھنؤ  
لالہ لکھنؤ اور دوسرا اللہ اکبر (اللہ اکبر  
کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ لالہ لکھنؤ  
کے لئے آسمانوں کے دروازے  
کھل جائیں، یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا  
عرش تک پہنچا دیتا۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں  
سے بچا رہے۔

(۱۲) ہر بندہ رات دن میں کسی بھی وقت  
لالہ لکھنؤ کہتا ہے تو اعمال نامہ میں  
سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی  
جگہ نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں۔

(۱۳) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرش  
مبارک کے سامنے ایک ستون ہے جب  
کوئی شخص لالہ لکھنؤ کہتا ہے تو  
وہ ستون ہلنے لگتا ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا  
ہے کہ ٹھہرنا، ستون عرض کرتا ہے کہ  
کیسے ٹھہروں، حالانکہ اس کا ٹھہرنا  
پڑھنے والی کی ابھی مغفرت نہیں ہوئی  
ارشاد ہوتا ہے "چھائیں نے اس کی مغفرت  
کر دی تو وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔

(۱۴) فرمایا لالہ لکھنؤ اللہ کہنے والوں پر نہ  
مرمت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبریں  
اتارے وقت اسی حدیث مبارک کی طرح  
ایک دوسری روایت بہت مفصل بیان  
کی گئی ہے۔ اسی ایک حدیث مبارک  
میں ہے لالہ لکھنؤ اللہ کی فضیلت کا  
انفارہ ہو سکتا ہے۔

(۱۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کہ لالہ لکھنؤ اللہ کہنے والوں پر نہ قبروں  
میں وحشت ہے، نہ میدان حشر میں۔  
اس وقت گویا وہ منظر میرے سامنے  
ہے کہ جب لالہ لکھنؤ اللہ کہنے والے  
اپنے سروں سے مٹی جھارتے ہوئے  
قبروں سے اٹھیں گے اور کہیں گے  
کہ تمام تعزیت اس اللہ کے لئے ہے۔  
جس نے ہم سے (جہنم کے لئے) رنج و  
غم دور کر دیا۔

(۱۶) فرمایا جو شخص سو مرتبہ لالہ لکھنؤ اللہ پڑھا  
کرے اس کو اللہ رحیم قیامت کے دن

لالہ لکھنؤ اللہ کا ذکر  
فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
(۱) تمام اذکار میں افضل ذکر لالہ لکھنؤ اللہ  
اور تمام دعاؤں میں افضل دعا الحمد  
ہے۔

(۲) قیامت اس وقت تک نہیں ہو سکتی  
جب تک کوئی بھی انہوں لالہ لکھنؤ  
کہنے والا نہیں ہو۔

(۳) لالہ لکھنؤ اللہ کا اقرار جنت کی بھین  
میں۔

(۴) جنت کی کنجی لالہ لکھنؤ اللہ ہے۔  
(۵) فرمایا لالہ لکھنؤ اللہ کی کثرت سے اپنے  
ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو یعنی اپنے  
ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو کیونکہ اس  
سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

(۶) لالہ لکھنؤ اللہ کا اقرار مرد کثرت سے  
کرتے رہا کرو۔ قبل اس کے کہ ایسا وقت  
آئے کہ تم اس کلمہ کو نہ کہو۔

(۷) فرمایا میں ایک کلمہ کو جانتا ہوں کہ جو  
اسے دل سے حق سمجھ کر پڑھے تو  
اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے  
اور وہ کلمہ ہے لالہ لکھنؤ اللہ۔

(۸) فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ لالہ لکھنؤ  
اللہ کے وہ جنت میں داخل ہوگا جس  
صحابی کے کہنے پر کہ ایمان کی علامت  
کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: ایمان کی علامت حرام کاموں  
سے اس کو روکنا ہے۔

(۹) فرمایا سب سے زیادہ سعادت مند اور  
نفع اٹھانے والا میری شفقت کے  
ساتھ وہ شخص ہوگا جو دل کے خلوص  
سے لالہ لکھنؤ اللہ کہے۔

(۱۰) فرمایا حضور پیر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دو کلمے ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک  
کلمہ نے عرش مبارک سے نیچے کوئی  
منہ نہیں دیکھی سیدھا عرش مبارک  
پر پہنچتا ہے اور دوسرا آسمان و زمین  
کو اٹھنے لگتا ہے اپنے اجر و ثواب سے

ختم ہے۔

(۲۲) فرمایا جس دن کوئی لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ کہے  
اُس دن اس سے افضل مہم  
والہ دہی ہو سکتا ہے جو اس شخص سے  
زیادہ یہ تین کرچکا ہو۔

(۲۵) فرمایا بچہ کو شروع ہی میں جب وہ  
لونا سیکھ رہا ہو لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ کا کلمہ  
سکھاؤ اور جب مرنے کا وقت آئے  
تو جب بھی لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ کی تلقین  
کرو یا د رکھیں جس شخص کا اول کلمہ  
لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ اور آخر کلمہ لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ  
ہو۔ وہ شخص ہزار برس بھی زندہ رہے۔  
تو کسی گناہ کا اس سے مطالبہ نہ کرو۔

(۲۶) جس شخص کو مرتے وقت لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ  
فغیب ہو جائے اس سے گناہ الیہ  
گرا جائے ہیں جیسے سیلاب سے تعمیر  
لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ کا کلمہ میں غرض کو مرتے  
وقت فغیب ہو جاتا ہے تو اس کی  
سب کچھ غلطیاں معاف کر دی جاتی  
ہیں۔ اس کے لئے بہت وجہ ہو جاتی  
ہے جتنا وہ کے ساتھ کثرت سے لَآ  
اِلَہَ اِلَّا اللہ پڑھا کرو۔

(۲۸) حضرت طلحہؓ کو صحابہ کو رُٹھ لے دیکھا  
کہ نہایت غلین بیٹھے ہیں۔ پوچھا کیا بات  
ہے۔ فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا تھا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم  
ہے کہ جو شخص مرتے وقت اُس کو  
کہے تو مرمت کی سختی اس سے ہٹ  
جاتے اور وہ بچنے لگے اور غرضی کا  
خضر دیکھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اُس کو کہے بارے میں پوچھنے کی  
قدت نہ ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں  
معلوم ہے کہ کوئی کلمہ اُس کو کہے بڑا  
(افضل) نہیں ہو سکتا جو کہ حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچا (ابو طالب)  
پر پیش کیا تھا اور وہ ہے لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ۔  
(۲۹) حضرت شیخؓ فرماتے ہیں جس کی تصدیق

حضرت حمادہؓ فرماتے ہیں کہ ہم سب  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر تھے۔ حضور (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)  
نے دریافت فرمایا۔ کوئی ایسی چیز (مہم)  
جو جمع میں نہیں ہے ہم نے عرض کیا کوئی  
نہیں! ارشاد فرمایا کہ اگر بندہ کہہ دو اور  
ان کے بعد ارشاد فرمایا یا خدا یا خدا اور  
کہو لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ ہم نے تھوڑی دیر  
بہت اٹھائے رکھے اور لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ پڑھا  
پھر فرمایا الحمد للہ اسے اللہ نے مجھے

یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس کلمہ  
پر بہت کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ  
خلاف نہیں ہے اس کے بعد حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔  
خوش ہو جاؤ اللہ نے تمہاری مغفرت کر  
دی۔

(۳۰) حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کو سنانے کے ایک پرستان  
تشریف لے گئے جہاں نبیؐ کے لوگ دفن  
تھے۔ حضرت جبریل نے ایک قبر پر پڑ  
بار کر ارشاد فرمایا قہم باذن اللہ اللہ  
کے حکم سے کھڑا ہوا، اس قبر سے ایک  
نہایت حسین خوبصورت پھرے والا نما  
وہ کہہ رہا تھا۔ لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ غلین غلین  
اللہ۔ الحمد للہ رب العالمین حضرت جبریل  
نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ لوٹ جاؤ۔  
اور وہ چلا گیا۔ اتریں وہاں گھس کر  
لیٹ گیا، پھر دوسری قبر پر دوسرا پتہ  
مار کر فرمایا خدا کے حکم سے کھڑا ہوا۔  
اس قبر میں سے نہایت بد شکل کالا  
مڑ کھڑا ہوا وہ کہہ رہا تھا۔ ہائے  
افسوس، ہائے افسوس، شرمندگی، ہائے  
میںیت۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام  
نے فرمایا ابھی جگہ لوٹ جا اور وہ قبر  
میں گھس گیا، اس کے بعد تیسرا لاش  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جس  
حالت پر یہ لوگ مرے ہیں اسی  
حالت پر اٹھیں گے۔

(۳۱) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ  
میری امت میں سے ایک امتی کو  
منتخب فرما کر تمام عالم کے سامنے  
بلائیں گے اور اُس کے ٹانفے دفتر  
اعمال (ہوئی کے) کھولیں گے۔ ہر دفتر  
اتنا بڑا ہوگا کہ گنتائے لکھ چکا  
ہوگا۔ اس کے بعد اس سے سوال کیا  
جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے  
کوئی چیز کا انکار کرتا ہے یا کیا میرے  
ان فتنوں نے جو اعمال کھٹے پریشانی  
تھے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ عرض  
کرسے گا نہیں! پھر ارشاد ہوگا کہ میرے  
پاس وہ ان برائیاں کا کوئی غدر ہے۔  
وہ عرض کرے گا کوئی غدر بھی نہیں۔  
ارشاد ہوگا اچھا تیری ایک نیکی ہمارے  
پاس ہے۔ آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں  
ہوگا۔ پھر ایک کاغذ کا پتھر نکالا  
جائے گا جس پر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَہَ اِلَّا اللہ

اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ لکھا ہوا  
ہوگا۔ ارشاد ہوگا جا اور اسے اعمال  
کے ترازو میں، تولا لے۔ وہ امتی عرض  
کرسے گا کہ اتنے دفعوں کے مقابلہ میں  
یہ پتھر کیا کام دے گے گا۔ ارشاد ہوا  
تعالیٰ ہوگا کہ آج کے دن تجھ پر ظلم  
نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفعوں کو ایک  
پٹے میں رکھ دیا جائے گا اور دوسری  
جانب وہ پتھر ہوگا تو دفعوں والا پتہ  
دائرا ہوا ہو جائے گا کہ یہاں میں اٹھے  
لگے گا پس یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ  
کے نام سے کوئی چیز مجھ کو ذرتی نہیں۔

(۳۲) فرمایا قلم ہے اس ذلت پاک کی جس کے  
قلم سے میں میری جانی ہے اگر تمام آسمان  
و زمین اور جو لوگ ان کے درمیان ہیں  
وہ سب اور جو پھر ان کے درمیان  
ہیں وہ سب کچھ اور جو پھر ان کے پیچھے  
ہے وہ سب کا سب (ناظر اعمال کے)  
ایک پٹے میں رکھ دیا جائے اور لَآ اِلَہَ  
اِلَّا اللہ کا اقرار دوسری طرف ہو تو  
پہلی کلمہ (ذرتی میں) بڑھ جائے گا۔

(۳۳) فرمایا ایک مرتبہ مرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام  
نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ  
ایمانی، مجھے کوئی ایسا ورد تعظیہ فرما دیجئے  
میں سے آپ کو یاد کروں اور آپ کو  
یاد کروں۔ ارشاد و ندا وہی ہوا لَآ اِلَہَ  
اِلَّا اللہ کا رد کرو۔ مومن علیہ السلام نے  
عرض کیا کہ میرے رب میں کوئی ایسی  
مخصوص چیز ناکتا ہوں جو مجھ پر عطا ہو  
ارشاد ہوا کہ اگر اس توں آسمان اور سات  
زمین ایک پٹے میں رکھ دیے جائیں  
اور دوسری طرف، لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ کو کہہ  
دیا جائے تو لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ والا پڑا۔  
بھاری ہوگا جھک جائے گا۔  
(۳۴) لَآ اِلَہَ اِلَّا اللہ کہنا صدقہ ہے۔

### شیخ ابو بنید قرطبی کا واقعہ

شیخ ابو بنید قرطبیؒ فرماتے ہیں میں نے  
سنا تھا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لَآ اِلَہَ اِلَّا  
اللہ پڑھے گا اُسے دوزخ کی آگ سے نہایت  
جل یا جائے۔ میں نے یہ خبر سنی کہ ایک نصاب  
یعنی ستر ہزار کی تعداد پڑی بیوی کے لئے پڑھا  
کیا اور کئی نصاب خود اپنے لئے پڑھ کر فخر و  
آخرت پایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا  
جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحب  
کشف ہے۔ بہت اود دوزخ کا بھنی اس کو  
کشف ہوتا ہے۔ مجھے اس بات کی صحت  
(بانی ص ۱۳۰)

# اللہ جل شانہ

محمد شفیع رحمہ اللہ (مناجی)

مَا لَكَ الْمَلِكُ لَا تَعْبُدُنِي لَهُ وَحْدًا وَلَا لَكَ الْاَلَهُو.

مادرِ جہان خیرِ خدا یا زبورِ  
جبرئیل و حسد و دگر کارِ زبور

اللہ تعالیٰ سب کا معبود ہے۔

اللہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ (البقرہ آیت ۲۵۵)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

(الاعلاص آیت ۱)

ترجمہ: کہ وہ اللہ ایک ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سب کچھ ہے۔

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

(البقرہ آیت ۲۵۵)

ترجمہ: آسمانوں اور زمین میں جو کچھ

ہی ہے سب اسی کا ہے۔

كَذٰلِكَ مَقَالِدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

(الشوریٰ آیت ۴۲)

ترجمہ: اس کے ہاتھ میں آسمان و

زمین کی کنجیاں ہیں۔

وہ بے مثال ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (الشوریٰ آیت ۱۱)

ترجمہ: کوئی چیز اس کی مثل نہیں۔

وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

اللَّهُ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (الشوریٰ آیت ۱۲)

ترجمہ: اللہ اپنے بندوں پر مہربان

ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ اللہ کے درجہ کا

کسی کو نہ ملے۔

(مولانا غفر علی خاں)

اسی نے آسمان اور زمین بنائے ہیں۔

أَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ يُخَلِّقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّجُومَ (الأنعام آیت ۱۰)

ترجمہ: سب تخلیق اللہ ہی کے لئے

ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے

اور اندھیرا اور اجلا بنایا۔ پھر بھی یہ

کافر اوروں کو اپنے رب کے ساتھ

برابر ٹھہراتے ہیں۔

وہی سب کچھ جانتا ہے۔

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْأَرْضِ

وَيَعْلَمُ مَا تُكْتُمُونَ (الأنعام آیت ۳)

ترجمہ: اور وہی ایک اللہ آسمانوں

میں بھی ہے اور زمین میں بھی۔

تمہارے ظاہر اور چھپے سب حال

جانتا ہے۔ اور جانتا ہے جو کچھ تم

کرتے ہو۔

اس کا کوئی شریک کار نہیں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْلُقْ

وَلَمْ يَكُنْ لَكَ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ

وَلَمْ يَكُنْ لَكَ وَفِي تَيْبِ الْأَنْزِلِ

(بنی اسرائیل آیت ۱۱)

ترجمہ: اور کہ دو سب تعریفیں اللہ

کے لئے ہیں، جس کی نہ کوئی اولاد

ہے اور نہ کوئی اس کی سلطنت

میں شریک ہے۔ اور نہ کوئی

کردار کی وجہ سے اس کا

مددگار ہے۔ اور اس کی بڑائی

بیان کرتے رہو۔

”ف کوئی بدکار نہیں دولت کے وقت

یعنی اس پر کبھی دولت ہی نہیں

چاہئے۔ بادشاہوں کے ہاں امیر و وزیر چاہتے

ہیں اس سے کہ بڑے وقت ان کی

رفاقت کے ہوتے ہیں۔ وہاں یہ مذکور ہی

نہیں۔“ (مرصع القرآن)

وہی روزی رسال ہے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ كَمْ شَيْءٍ فَيَنْتَعِلُهُ

فَيُخَيِّدُهُ هَلْ مِنْ شَرِيحًا يَكْمُرُ فَيَفْعَلُ

فِي الْأَرْضِ مَا يَشَاءُ (الروم آیت ۴۸)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تمہیں

پیدا کیا۔ پھر تمہیں روزی دی۔ پھر

تمہیں مارے گا۔ پھر تمہیں زندہ کرے گا

کیا تمہارے معبودوں میں سے

کوئی ایسا ہے جو ان کا مومن سے

کچھ بھی کر سکے؟ وہ پاک ہے اور

ان کے شرکیوں سے بلند ہے۔

یعنی یہ سب چیزیں خیر اللہ کے ہیں

کی نہیں۔

گواری دے دی ہے اسی کی پستی پر ذات اس کی

دوئی کے نقشِ سب جوئے میں چاہکے تمام اس کا

(مولانا غفر علی خاں)

وہی آسمان اور زمین کا خالق کرتا ہے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ

وَنَفْسَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ الرِّجَالَ ثَلَاثِينَ

أَن تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ

قَدِيرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَٰلِمٌ (الاحقاف آیت ۱۲)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے سات

آسمان پیدا کئے اور زمینیں بھی اتنی

ہیں۔ ان میں حکم نازل ہوا کہ چاہے

تو تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر

قادر ہے۔ اور اللہ سب پر مہربان

علم سے اعطا کر رکھا ہے۔

اس کی ذاتِ صفات اور افعال میں کوئی کمی نہیں

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغُيُوبِ

وَالشَّاهِدُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ هُوَ اللَّهُ

الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

الْمَلِكُ الْقَدِيمُ الْقُدْرَةُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

الْمُنْعَرِفُ وَهُوَ اللَّهُ الْغَفُورُ الْكَارِهُ

بقیہ

## مکلف اہل حق اور محرم عیال کی حق پسند دفاع

کہ محترم شورش صاحب کا میری لے بہترین اسلوب سے یہ فریضہ انجام دیا ہے اور نہایت خوبصورت اور بے کوئی کے ساتھ اس میدان میں آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ محاذ سے نہ دیوبندیوں رہ کر کبھی تعلیم پائی ہے نہ یہاں کی شخصیتوں سے کوئی رسمی علاقہ رہا ہے پھر بھی اگر وہ برطانوی افکار و خیالات کے مقابلہ میں مذہب اہل سنت والجماعت اور دوسرے نظروں میں مسلک اہل دیوبند کی تائید و تصدیق فرما رہے ہیں تو عرض مسلک کو حق سمجھ کر ہی فرما رہے ہیں۔

انہوں نے شخصیتوں سے مسلک سمجھ کر تائید نہیں کی بلکہ مسلک کو حق سمجھ کر اس کے چلانے والی شخصیتوں کی حمایت فرمائی ہے اس لئے ان کی یہ حمایت و تائید حقیقتاً علمائے اور فہم و فراست سے پیدا شدہ ہے جس کے لئے دیوبند کے تمام فضلا، کو خواہ وہ دنیا کے کسی بھی نقطہ میں ہوں ان کا شکریہ گزار اور ممنون ہونا چاہئے اور عبرت بھی پکڑنی چاہئے۔

تمام حضرات فضلاء دیوبند سے سلام و دعا۔ بلا واسطہ فاضل دیوبند ہوں یا بالواسطہ میری نیاز مندانا درخواست ہے کہ وہ جلدی اور فروغی مسائل میں نظری اور عملی اختلافات کو اہمیت نہ دیتے ہوئے۔ اصل سنت اور اصل مذہب اہل سنت والجماعت کے نقطہ کے لئے اجتماعی طور پر جدوجہد اور سعی و فہم کی ضرورت ہے کہ زور کر دیا جائے یا غلط سنت کی روشنی کو پیچھا کرتے ہیں یا اس سے پہلے کی ظلمات اور بدعات فروغ یا کہ قلوب پر چھا جائیں گی اس لئے ضرورت ہے کہ تمام حضرات اہل علم و فضل اور وہ اکثر و بیشتر شخصیتیں دیوبندی ہیں۔ اس معرفت کو بچائیں اور ہمیں ایک میں سمجھنا ہوں شورش صاحب کا میری کا یہ جرات و اقدام تمام فضلاء نے دیوبند کی علمی اور علمی تائید کا مستحق ہے۔

میں محترم شورش صاحب کا میری کا دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے جس اپنے جذبہ خلوص و حق پسندی اور صحت و صداقت سے اس میدان میں اپنے کو ڈال کر ان کا اگر اسلام کی حمایت فرمائی اور ان کی ادوار طبع کو اپنی طرف منسوب کر لیا ہے بہنوں نے

## فضائل ذکر

میں کچھ تردید تھا۔ ایک مرتبہ وہ جہاں سے کھائے میں شریک تھا کہ دعائے اُس نے ایک بیچ ماسی اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں ہیں یہی ہے۔ اس کی حالت مجھے نفرا آئی۔ میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخش دوں جس سے اس کی سبائی کا بھی تجربہ ہو جائے گا چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا ان نصابوں میں سے جو میں نے اپنے لئے ذخیرہ کئے ہوئے تھے اس کی ماں کو بخش دیا۔ میں نے اپنے دل میں پچھے ہی سے جنتا تھا۔ اور میرے ان نصابوں کے بارے میں بھی بغیر خدا کے کسی کو اس کا علم نہ تھا۔ مجھ کو ان فراموشیوں سے بچا دی گئی۔ مجھے اس واقعہ کے غلبہ سے بچا دی گئی۔ مجھے اس واقعہ سے دو بڑے فائدے پہنچے ایک یہ کہ یہ بات تصدیق کو پہنچ گئی کہ ہر اس شخص کو جو ستر ہزار بار لا ایلہ الا اللہ پڑھے۔ دوزخ کی آگ سے نجات ملتی ہے اور دوسری کہ وہ جو جنت واقعی صاحب کشت ہے۔ جس کے بارے میں میرے دل میں کچھ شبہ تھا۔

تھیں اپنی زندگیاں دین کے فروغ اور اللہ کے دقت زبان سے۔ تم سے اور بیخ و سنان کے دقت بیخ و سنان سے اللہ کا نام لیتا کیا اور اپنی بہنوں کو اس راہ میں ناکر دیا یہ محترم شورش صاحب کا ایک عملی حوالہ ہے جس کے لئے اگر اس وقت ایمان کی کچھ کمی بھی ہے تو یہ یقینی زیارت اور کثرت سے جوگی۔ حق اپنے ایمان خود چل کر لیتا ہے حقائق حق کو پکڑے رہتا ہے اور حق ہزاروں کو پکڑ کر حقائق کا سامنے اور اس کا ہم نوا بنا دیتا ہے۔

ہم تمام مقبضین دیوبند شورش صاحب محرم کے ان اقدامات کے ممنون ہیں کہ وہ اپنے نیک مقصد کے سبب سے ہماری مغفرت سے بالاتر ہیں جب کہ انہوں نے کسی مغفرت کی تحصیل کے لیے یہ قدم نہیں اٹھایا ہے۔ مگر ہم لہذا شکرت و اناس لہذا شکرت اللہ کے سچے اصول کی روشنی میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم شورش صاحب کا شکریہ ادا کریں۔ بخدا ہم اللہ عنا احسن الجزاء

محرم بزرگ: صرف گواہ کرنے سے من مٹھا نہیں ہوتا۔ ہر گز کو پانے کے لئے اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے محنت و مشقت اور عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اتنا کچھ پڑھنے اور سمجھنے کے بعد بھی اگر ہم صوفیہ راہ واد اور سبحان اللہ کیا اور ثواب ہے ہی کہہ کر یہ رسالہ ہاتھ سے رکھ دیں قریب رکھیں کہ ہمارے لئے نفع ہے الہی کا وہ راستہ پانا بڑا دشوار ہو جائے گا جو ہم سیدھا اپنے صاحب بزرگ و برتر اب تک پہنچانے کا واحد ذریعہ ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اب تک رسائی کا بہت ہی آسان گڑ بتایا ہے اور ہر مقام پر یہی لہرو اور یہی اشتہار گویا ہے۔

فَسَيَكُنَ الرَّسُولُ بِرَأْيِكَ وَرَأْيُكَ يُفْتَلِحُ  
صَالِحًا وَلَا تَكُنَ مِنَ الَّذِينَ هُمْ يَكْذِبُونَ  
و کہت ۱۶

ترجمہ: تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے جائے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔ اور اس میں جو خاص توجہ دلائی گئی ہے وہ ہے عمل: علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے۔

عمل سے زندگی نئی ہے بہت ہی بزمی  
ہے نیک اپنی خدمت میں خودی سے نہاں ہے  
خداوند تعالیٰ ہم سب کو اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## غنیۃ الطالبین

صورت چہم

آدمی نیت میں

محمد سبحانی سیدنا حضرت شیخ جلالہاں صاحب  
کی مشہور کتاب

غنیۃ الطالبین مع فوج الغیب مترجم  
سکریٰ الہی

دو جلدوں میں کافی۔ دوسرا ایڈیشن اصل قیمت ۴۴ روپے مرنے دواہ کے لئے رعایت قیمت ۲۷ روپے  
محمد لڑک ۲ روپے کل ۱۲ روپے  
پیشگی بیچ کے محکمہ طلبہ غنیۃ

شیخ محمد عمران آریسٹری میڈان  
مبئی روڈ کراچی  
فون ۵۳۸۹۹۹



اسی کے حکم کے تابع اور سورج، چاند اور  
تارے ہیں

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى  
الْعَرْشِ ۚ قُلْ يَسْتَعِذُّ بِي إِلَهُ الْغَايِبِ ۚ وَبِإِلَهِ  
الْمُنْتَهَى ۚ وَالْعَزَّوَالْعَلِيمُ ۚ مَسْجِدَاتٍ مَّبْنُودَةٍ  
أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَفْعَالُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: بے شک تمہارا رب ہے  
جس نے آسمانوں اور زمین کو

دن میں پیدا کیا۔ پھر مشرق پر قرار  
پلا۔ رات سے دن کو دھاک

دیتا ہے۔ اور وہ اس کے پیچھے  
دوڑتا ہوا آتا ہے اور سورج

اور چاند اور ستارے اپنے حکم  
کے تابع رہنا کر پیدا کئے۔ اسی

کا کام ہے پیدا اور حکم فرمانا۔  
اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے

جہاں کا رب ہے۔  
اس کے ہاتھ میں مخلوق کے تمام کاموں

کی تدبیر و انتظام ہے۔  
إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى  
الْعَرْشِ ۚ قُلْ يَسْتَعِذُّ بِي إِلَهُ الْغَايِبِ ۚ وَبِإِلَهِ  
الْمُنْتَهَى ۚ وَالْعَزَّوَالْعَلِيمُ ۚ مَسْجِدَاتٍ مَّبْنُودَةٍ  
أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَفْعَالُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: بے شک تمہارا رب اللہ ہی  
ہے جس نے آسمان اور زمین پھر

دن میں بنائے۔ پھر عرش پر قائم  
ہوا۔ وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے

اس کی عبادت کے سوا کوئی شے  
نہیں ہے۔ اور انہیں سے یہی اللہ تمہارا

پروردگار ہے۔ سو انہی کی عبادت  
کو۔ کیا تم پھر بھی سمجھتے؟

اسی نے یہ سارا نظام بندوں کے امتحان  
کے لئے پیدا کیا۔

(۱) وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي  
سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ۚ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ

أَجَلٌ مُّخْتَصَرٌ عِنْدَ اللَّهِ (مومن آیت ۱)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے آسمان  
اور زمین پھر دن میں بنائے۔ اور

اُس کا تخت پانی پر تھا تاکہ تمہیں  
آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے

کام کرتا ہے۔  
(۲) یعنی اس سارے نظام کی تخلیق و

ترتیب کے مقصد و تمہارا یہاں لسان اور  
امتحان کرنا ہے کہ کہاں تک اس عجیب اور

غریب نظام اور سلسلہ مصنوعات میں غور

کے خالق و مالک کی محج معذرت حاصل  
کرتے اور مخلوق ارضی و سماوی سے متعلق

جو کہ محسوس شائسی اور حساس گزارا کی  
فوری فرض بن جاتا ہے۔ یہ تمام تمہاری

سخت آزمائش کا ہے۔ مالک جتنی دیکھتا ہے۔  
تم میں سے کون سا غلام صدق و امانت

اور سلیقہ مندی سے اچھا کام کرتا ہے۔  
اور فرائض بندگی انجام دیتا ہے۔

(۳) وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ ۚ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ

أَجَلٌ مُّخْتَصَرٌ عِنْدَ اللَّهِ (الملك آیت ۲)

ترجمہ: اللہ ہے، جس نے موت  
اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں

آزمائے کہ تم میں کس کے کام  
اچھے ہیں۔

اس کے سوا کوئی کارساز اور رسالت  
نہیں

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى  
الْعَرْشِ ۚ قُلْ يَسْتَعِذُّ بِي إِلَهُ الْغَايِبِ ۚ وَبِإِلَهِ  
الْمُنْتَهَى ۚ وَالْعَزَّوَالْعَلِيمُ ۚ مَسْجِدَاتٍ مَّبْنُودَةٍ  
أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَفْعَالُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے آسمان  
اور زمین کو، اور جو کچھ دن میں

ہے، پھر روز میں بنایا۔ پھر عرش  
پر قائم ہوا۔ تمہارے لئے اس

کے سوا نہ کوئی کارساز ہے نہ  
سفرارش۔ پھر کیا تم سمجھتے نہیں؟

(۴) یعنی دھیان نہیں کرتے کہ اس  
کے پیغام اور پیغمبر کو جھٹلا کر کہاں جاؤ گے؟

تمام زمین و آسمان میں عرش سے فرش تک  
اللہ کی حکومت ہے۔ اگر پہلے قرآن کی

اجازت و رضا کے بدون کوئی حمایت  
اور سفارش کرنے والا نہ ملے گا۔

(مولانا عثمانی)

وہی بارش بھیجتا ہے۔  
(۱) وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَكُنَتْ

جِبَالٌ سَدًّا ۚ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَكُنَتْ

جِبَالٌ سَدًّا ۚ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَكُنَتْ

جِبَالٌ سَدًّا ۚ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَكُنَتْ

جِبَالٌ سَدًّا ۚ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَكُنَتْ

جِبَالٌ سَدًّا ۚ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَكُنَتْ

جِبَالٌ سَدًّا ۚ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَكُنَتْ

اور کھجور اور انگور اور ہر قسم  
کے میوے اگاتا ہے۔ بے شک

اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی  
ہے جو گور کرتے ہیں۔

(۲) وَهُوَ الَّذِي يَنْزِلُ الْغَيْثَ ۚ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ

أَجَلٌ مُّخْتَصَرٌ عِنْدَ اللَّهِ (الشوری آیت ۲۸)

ترجمہ: اور وہی ہے جو ناپید ہو  
جانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور

اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اور  
وہی کارساز حمد کے لائق ہے۔

(۳) وَهُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ الْآيَاتِ ۚ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ

أَجَلٌ مُّخْتَصَرٌ عِنْدَ اللَّهِ (الأنعام آیت ۱۶)

ترجمہ: وہی ہے جو تمہیں نوح و  
امید دلانے کے لئے کجی دکھاتا ہے۔

بیماری یا دلوں کو آٹھاتا ہے۔  
(۴) یعنی بد اعمالوں سے جو آفت و مصیبت آتی

ہے۔ اس کا ذکر ہوا کہ خدا کی ذات شان اعلیٰ  
و انتقام دونوں کی جامع ہے۔ اسی مناسبت

سے یہاں بعض ایسے نشانائے قدرت کی  
طوف ترجمہ دلائی جن میں بیک وقت امید

خوف کی دو متضاد کیفیتیں پیدا کرنے کی  
صلاحیت ہے۔ یعنی جب کجی پہنچتی ہے تو

امید بندھی ہے کہ بارش آئے گی اور دُور  
بھی لگتا ہے کہ کہیں گر کر ہلاکت کا سبب

نہیں بنائے۔ بیماری یا دلوں کی بانی کے پھر سے  
ہوئے آتے ہیں تو خوشی ہوتی ہے کہ بالکل

رحمت کا نزول ہوگا۔ ساتھ ہی فکر رہتی ہے  
کہ پانی کا طوفان نہ آجائے۔

اسی طرح انسان کو چاہئے کہ رحمت  
الہی کا امیدوار رہے۔ مگر اللہ سے امن

اور بے فکر نہ ہو۔ (حضرت مولانا عثمانی)

(۵) وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُحْمَلُ

بِهَا الْغُيُوبُ ۚ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُحْمَلُ

بِهَا الْغُيُوبُ ۚ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُحْمَلُ

بِهَا الْغُيُوبُ ۚ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُحْمَلُ

بِهَا الْغُيُوبُ ۚ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُحْمَلُ

## بقیہ اللہ جل شانہ

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔  
اس نے تمہارے لئے غلے پھل اور مٹھی پیدا کئے۔

هَذَا كَذِي اَفْشَاخَتْ مَعْرُوفَاتُ  
وَعَمْرٍ مَعْرُوفَاتٍ وَالْفَلَّاحُ وَالزَّرْعُ مَخْتَلِفَاتٍ  
اَحْلَاهُ وَالْاَنْثَرُونَ وَالْاَنْثَرُونَ مَخْتَلِفَاتٍ  
مُتَشَابِهَةٍ مَخْلُوقَاتٍ عَمْرٍ اَعَا اَمْرًا  
حَقًّا يَوْمَ حَصَادٍ رَضِيَ وَلَا تَنْفَرُوا اَحَدًا  
لَا يَحِبُّ الْمُسْرِفِينَ وَمِنْ الْاَلْقَامِ خُفُولَةُ  
تَفْزِشَاءُ حَقْلًا رَزَقَكُمْ اللَّهُ وَلَا تَحْتَوِ  
خُفُولَاتِ الشَّيْطَانِ عِلَاتُ لَا كَذِبًا عَنْ شَيْئٍ

(الانعام آیت ۱۱۲-۱۱۳)

ترجمہ: اور اسی نے وہ باغ پیدائے جو چھتوں پر چڑھتے ہیں اور جو نہیں چڑھتے جاتے۔ اور کھجور کے درخت اور چھتی جن کے پھل مختلف ہیں۔ اور تریتوں اور انار پیدا کئے۔ جو ایک دوسرے سے مشابہ اور جدا جدا بھی ہیں۔ ان کے پھل کھاؤ جب وہ پھل لائیں اور جس دن اسے کاٹو اس کا حق ادا کرو۔ اور بے جا خرچ نہ کرو۔ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور بوجھ اٹھانے والے مٹھی پیدا کئے اور زمین سے لگے ہوتے اور اللہ کے نفع میں کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

اے (کاشٹنے کے دن حق ادا کرنے کے معنی زکوٰۃ عشا) دینا ہے۔ یہ بارانی زمین کی پیداوار سے دشمنوں سے اور جس میں پانی دیا جائے۔ بیسواں حصہ ہے۔

## بقیہ پتھوں کا صفحہ

کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ کپ جیسا شیعہ نہ تھا ہے اور نہ ہرگاہ۔

دستخط  
الہی رسم کن بر ماہم

عفو کن جملہ عباد ماہم

سب سے آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے فرمودہ ارشادات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ شاعر نے کہا ہے: عمل ہی سے ہمارے عقیدے ثابت ہوتے ہیں۔ عمل ہی زندگی ہے اور عمل ہی زندگی ہے ہمیں بھی خلاق اور شریف النفس بنائے اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور یاد رکھو آپ کی بیروی ہی رہ مستقیم ہے جس کی دعا ہم ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری سب دینی و دنیوی حاجات، انتہاؤں اور استعانت کو پورا فرمائے آمین۔

## ابن ماجہ شریف

آدھونہ قیمت عین  
جلد ۱ کی مشہور و معروف سنن ابن ماجہ شریف مترجم اردو کمال ۱۲ روپے  
رامانی دواہ کے لئے ۶ روپے  
ایک تعبیر کے ۶ روپے پیشگی بھیج کر آج ہی طلب فرمائیں۔

## مولانا قاری عبد الغفار

امام محمدی رحمہ  
اسٹیری میڈان میں روڈ کراچی فون ۵۳۷۸۹

## ضرورت عالم دین

انہی اصلاح السلیس پٹی عجیل کو ایک خطیب کی ضرورت ہے۔ جو درس و تدریس میں بھی کافی دسترس رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ رہائش مفت ہوگی امیدوار حضرات اپنی سند کی ایک نقل اور عربی مکمل پتہ تحریر فرمائیں۔  
غلام رسول ناظم انجمن اصلاح المسلمین  
پٹی عجیل ضلع گوجرانوہ

میں بیان کردہ مضامین کا عنوان بھی درج ہے چنانچہ درس قرآن کی افادیت کے پیش نظر اس کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے۔

## نقد و نظر

### درس قرآن

ادارہ تبلیغ و اصلاح لاہور  
کافہ طباعت  
ساز ۳۸۳۰  
جلد ۱ سنہری

فخامت  
حصہ اول ۶۴ صفحات  
حصہ دوم ۶۴ صفحات  
حصہ سوم ۵۲۰ صفحات  
۴۵  
حصہ اول ۲۵ روپے  
حصہ دوم ۲۵ روپے  
حصہ سوم آٹھ روپے

نفاذ اور غلے کا پتہ

ادارہ تبلیغ و اصلاح آسٹریٹین بینک لاہور  
درس قرآن کی تین جلدیں پیش نظر ہیں ہر جلد قرآن عزیز کی ایک منزل اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس طرح تینوں جلدیں کلام حق کی تین منزلیں پر مشتمل ہیں۔  
درس قرآن کا سلسلہ مٹی بخلائے سے شروع ہوتا تھا اور آج تک جاری ہے۔ درس قرآن ہر ماہ کی نیم اور سولہ تاریخ کو ایک مختصر سے رسالے کی صورت میں شائع ہوتا ہے جس کا سالانہ پندرہ پانچ روپے ہے۔

خود غلہ بالا دس قرآن کی تین جلدیں ہر سالے میں شائع شدہ ترجمہ و تفسیر کو اکٹھا کر کے لغزشانی کے بعد مرتب کی گئی ہیں۔ ترتیب و نظر ثانی کے لئے علماے حق کا ایک بورڈ قائم ہے جس کی نگرانی میں دین حق کی تبلیغ اور ترقی عزری کی آواز کو عام کرنے کا فریضہ بخیر و قربی انجام پاتا ہے۔

زیر تبصرہ درس قرآن کی حصص میں دینی جانب کلام پاک کے جہاد جرحی جہاد اور ان کے نیچے الگ الگ فصول کا ترجمہ درج ہے۔ ساتھ ہی مشکل الفاظ کی لغوی تفسیر اور آیات ربانی کی مختصر گہرائی تفسیر و تشریح بھی پیش کی گئی ہے۔ جسے مولوی اردو دان بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اس طرح یہ درس قرآن مندرجہ ذیل سے لے کر منتہی حضرات تک سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر جلد کے شروع میں فرست کات اور آخر میں خلاصہ سویت درج ہے جس سے آدمی بآسانی مضامین کی تلاش کر سکتا ہے۔ اس کی مزید خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر صفحہ پر ایک

پہلو کا صفحہ

# اخلاق نبویؐ

ماہان محمد خاں، قسیم (جنگ مسد)

آپ جانتے ہیں کہ انسان کی بزرگی اس کے اخلاق سے ظاہر ہوتی ہے۔ میں چند مختصر دلائل کے ساتھ یہ ثابت کروں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سارے عالم یعنی سب خلق خدا سے بلند تھا۔ اس کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:-

إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

(ترجمہ) بے شک تو بزرگ اخلاق پر ہے حضرت خدیجہؓ چھپیں برس تک آپ کے ساتھ رہیں۔ انہوں نے نبوت کے آغاز میں آپ کو ان الفاظ سے اطمینان دلایا تھا۔ ”ہرگز نہیں، خدا کی قسم، خدا آپ کو کبھی عظیم نہیں فرمائے گا۔“ آپ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتے ہیں، قرضداروں کا قرض ادا کرتے ہیں، غریبوں کی امداد فرماتے ہیں، حق کی حمایت کرتے کرتے ہیں اور مصیبت میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ کو تو برس آپ کی خدمت کرنے کا شرف نصیب ہوا۔ آپ فرماتی ہیں کہ ”آپ کی عادت کسی کو برا بھلا کہنے کی نہ تھی۔ برائی کے بدلے میں برائی سمجھی نہیں کی۔ ہمیشہ آسان بات کو اختیار فرمایا۔ بشرطیکہ وہ گناہ کی بات نہ ہوتی۔ آپ نے بھی نام لے کر کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی۔ کبھی کسی انسان یا جانور کو ہاتھ سے نہیں مارا نہ کسی کی کوئی داہمی درخواست رد فرمائی۔ گھر میں تشریف لاتے تو ہنستے اور گھبراتے ہوئے۔ دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ گفتگو گھر گھر کر آس طرح فرماتے کہ سننے والا چاہے تو یاد کرے۔“

حضرت علیؓ کو ۳۳ برس تک آپ کی خدمت کرنے کا موقع عطا ہوا۔ انہوں نے آپ کے اخلاق کی تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے۔ ”آپ خندہ جبین، نرم خوار، مہربان طبع تھے۔ کوئی برا کلمہ زبان سے سمجھی نہ نکلتے

تھے۔ عجیبو نہ تھے، ناپسند بات رد کردہ فرماتے تھے اور سب کے لئے باعث راحت و رحمت تھے۔“ یہ ہے دوسرا ثبوت کہ آپ کے سارے رفیق اور گھر والے آپ کے اچھے اخلاق کے قائل تھے۔ آپ کے اخلاق سے اپنے آپ کو درگاہ کا فروغ بھی بہت متاثر ہوئے اور دولتِ ایمان سے مالا مال ہوئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کہیں جا رہے تھے راستے میں آپ نے ایک بڑھیا کو دیکھا جس کے سر پر کلاؤں کا ایک بہت بڑا گٹھا تھا جسے

وہ بھاری نہایت تکلیف سے اٹھاتے جا رہی تھی جب آپؐ نے اس کا قابل ترس حال دیکھا تو آپؐ نے اس سے گھٹالے کراپے سر پر رکھ لیا اور اسے کہا کہ آپؐ کے پتلیں میں آپؐ کو گھر تک پہنچا آؤں گا وہ بوڑھی دعائیں دیتی ہوئی جا رہی تھی جب اس کا گھر آگیا تو اس نے گھٹالے کو رکھ دیا۔ اور حضورؐ نے کہا کہ گھر نامی ایک جادوگر (نور ذواللہ) ہے جو لوگوں کو راہ راست سے بھٹکا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مائی محمدؐ میں ہوں میں جادوگر نہیں بلکہ اللہ کا فرستادہ پیغمبر ہوں۔ وہ فوراً مسلمان ہو گئی۔ یہ پہلا کہ حسن اخلاق کا نتیجہ تھا۔ انفس لاکھوں مسلمان اس طرح آپؐ کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر ایمان لائے اور جنت بنے۔

آپؐ کے اخلاق حمیدہ کے متعلق ہزاروں واقعات ہیں جو کتابوں کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں مسلم اور غیر مسلم آپؐ کے اخلاق (بانی صراط پر)

## حضورؐ فرمودہاں صلی اللہ علیہ وسلم

بیہد لیاقت صحابہؓ

سلام، سرور کونین، قید گاہ حیات  
سلام، بارگاہ کبریٰ کے عبدِ طویل  
سلام، محیط احکام خالق اکبر  
سلام، عظمتِ اسرارِ معرفت کے امین

سلام، مصحفِ قرآن کے شاربِ عظم  
سلام، لم حقیقی کے بحرِ بے پایاں  
سلام، مصدرِ مہر و وفا و خلقِ عظیم  
سلام، نورِ صداقت کے مرکز و محور

سلام، بیکس و نادار کے انیس و ضیق  
سلام، محزون اسلام، قبلہ ایمان  
سلام، کالی کلیا کے ادرھنے والے  
سلام، بھرِ سخاوت کے فیض سے تیرے

سلام، صاحبِ اعجاز، منظرِ قدرت  
سلام، نفیہ توحید کے سحرِ آموز  
سلام، صاحبِ حیران بخنے برائی آشیں  
سلام، روحِ تمدنِ نوارنے والے

دوسرے معرورہ تعلق روڈ ملتان شہر میں درجہ محفوظ و قرات کے لئے ایک مجتہد حافظ قرآن کی ضرورت ہے۔ تجزیہ کار اور محض حضرت مندوب ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے یا بالمشافہ مل کر معاملہ طے کریں۔

سید عطاء الرحمن بخاری۔ مدرسہ معورہ تعلق روڈ ملتان  
نوٹ:- ارباب ثروت اور احباب سے التماس ہے کہ وہ مدرسہ کی مالی امداد فرما کر عارف اللہ ماحور ہوں۔

منظور شده محکمہ تعلیم (۱) لاکھویر بن ریاضی ٹی بیری ۱۶۳۲۱/۵ منہ ۳ مری ۱۹۵۷ء (۲) پشاور یکن بن ریاضی ٹی بیری T.B.C ۲۴۳۱-۲۴۳۰ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۷ء

مسلمان قوم کو غیرت، حمیت اور اسلام کی دعوت

خطبات جمعہ

حضرت شیخ الغفر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
 مجھ کے دلی چرخہ حضرت شیخ الغفر اگر شاد فرمایا  
 کرتے تھے وہ پچھلے عالم الدین میں سمجھتے رہتے تھے۔ اب  
 ان کو کتابی شکل کے کلام علیہ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس  
 وقت کم خطبات کی کڑی طلبیں شائع ہو چکی ہیں مولانا  
 درویش کے ہر ایک کی قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے ہے  
 تاجران کے لئے خاص رعایت محمولہ ایک  
 روپیہ پچاس پیسے بذمہ خریدار۔

شجرہ خاندان عالیہ قادریہ راشدیہ

اور ترکیب ذکر جہر

آرٹھ پٹپیر

قیمت ۲۵ پیسے — ڈاک خرچ ۱۲ پیسے

ایک ہند کے جید علمائے کرام کا مصدقہ

قرآن عزیز

مترجم و محشی  
مرثه

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

● ہر سورۃ کا عنوان ● ہر رکوع کے شروع میں خلاصہ اور مآخذ ● ربط آیات

۱۱۱۱۔ محار، بارہ روئے، محصول، ڈاک دو روئے۔ کاغذ کیفنگل نمونہ

(رقم بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجیں)

شیخ المشائخ قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت مولانا و سیدنا تاج محمود امروٹی نور اللہ مرقدہ

شائع ہو گیا ہے

ہدیہ فی جلد سات روپے ڈاک خرچ دو روپے کل نوے۔ پیشگی بھیج کر طلب کریں۔

قرآن مجید (ہندی ترجمہ)

کِتَابُ سُنَّتِ الْکُبْرَىٰ مُدْرِیُّ حَافِی بَیْمَارِیوں کا مُکْمَل عِلاج

**جلسہ ذکر** کے مضامین کی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔ آپ ان مضامین کے عنوانات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مذکورہ کتاب میں کیا درج ہے۔ حضرت بیچ، تفسیر مجلس ذکر کے بیچ ارشادات فرماتے رہے تھے وہام الدین میں بیچتے تھے تب ان کو کتابی شکل میں شائع کر دیا گیا ہے کتاب کے پانچ حصے ہیں ہر ایک حصہ کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ مکمل سیٹ کی قیمت پانچ روپے۔ خطوطِ پاک بزمِ بیچارہ مبلغ ایک روپیہ (پچھلے حصہ بطبع ہے)

حصہ اول	حصہ دوم	حصہ سوم	حصہ چہلم	حصہ ہفتم
<ul style="list-style-type: none"> <li>• ذکر الہی کی حقیقتیں</li> <li>• ذکر الہی کی تاثیر</li> <li>• موت محمود</li> </ul>	<ul style="list-style-type: none"> <li>• تقویٰ اور زہد میں فرق</li> <li>• عالم وحدت اور عالم کثرت</li> <li>• انسان کی روحانی تربیت</li> </ul>	<ul style="list-style-type: none"> <li>• آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع</li> <li>• کعبہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تعلق</li> <li>• پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔</li> </ul>	<ul style="list-style-type: none"> <li>• فیض کیا چیز ہے</li> <li>• کامل کی صحبت</li> <li>• تزکیہ کی برکات</li> </ul>	<ul style="list-style-type: none"> <li>• ربایہ بمعہ</li> <li>• باطن کی اصلاح کے بغیر صحیح طریقہ سے شریعت عمل نہیں ہو سکتا۔</li> </ul>

مَنْ كَاتِبُهُ: شَعْبَةُ تَالِيفُ وَاتِّسَاعُ النُّجُومِ حَسْبُ الدِّينِ، اَنْدَرُونْ شَيْخُ الْوَلَدِ كَيْطُ لَا بُدَّ